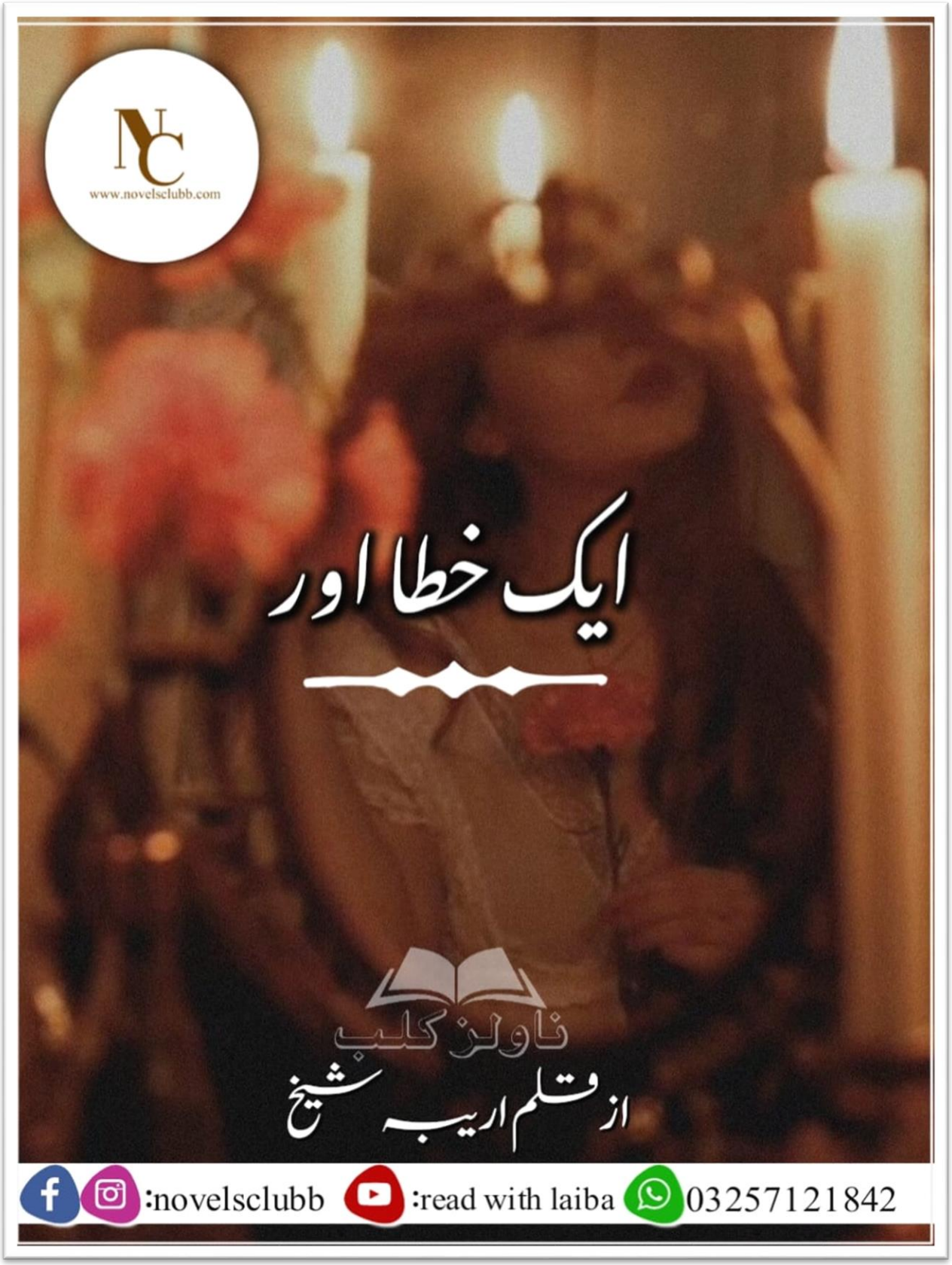
www.novelsclubb.com
ایک خطا اور
ناولز کلب
از قلم اریبہ شیخ
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

ایک خطا اور

از قلم

اریبہ شیخ

www.novelsclubb.com

صنف ناول

عنوان اِک خطا اور

تحریر اریبہ شیخ

"دسویں قسط"

تمہیں چاہیے کہ تم سمجھو
زندگی ایک سی نہیں رہتی
وہ وقت کو پرکھ کر
اپنے روپ بدلنا جانتی ہے
تمہیں چاہیے کہ کوئی امیدیں ناجوڑو
یہ وقت کو سمجھ کر
دلوں کو توڑنا جانتی ہے
تمہیں چاہیے کہ خود اُٹھو
یہ وقت کو بہانہ بنا کر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گرانا باخوبی جانتی ہے

تمہیں چاہیے کہ خود کو ثابت قدم رکھو

یہ زندگی بہت ظالم ہوتی ہے

حالاتوں کو مہرے بنا کر

یہ ابنِ آدم کو ابلیس بنانا جانتی ہے

☆ ☆☆

صبح کی کرنے اب دوپہر کی شعاعوں میں بدل چکی تھی۔۔ایسے میں شہر کے سب سے بڑے اسکول کے ہیڈ آفس میں ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے نیمل پریشانی سے اپنے کان کی لو کو چھوتی سامنے بیٹھی پرنسپل کی بات سن رہی تھی۔اتنے میں آفس کے دروازے پر کھٹکا سا ہوا۔اجازت ملنے پر ایک لڑکی دو بچوں کے ساتھ داخل ہوئی اُن میں سے ایک تو المیر تھا دوسرا بچا یقیناً وہی تھا جس کے ساتھ اُس کی ان بن ہوئی تھی۔نیمل دروازے کے پاس کھڑے المیر کو کچھ دکھ کے ساتھ دیکھ رہی تھی۔وہی دوسری طرف المیر بھی اس کی موجودگی میں ٹھہر سا گیا تھا۔

المیر کی پیدائش اور نیمل کی پیدائش میں خاصا فرق تھا۔وہ شروع سے ہی ملازموں کے آسرے پر پلا بھرا تھا۔۔ایسا نہیں تھا کہ انوشے بیگم اُس کا خیال نہیں کیا کرتی تھی مگر جو پیار,

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شفقت اور توجہ ایک بچے کو ملنی چاہیے اُسے پانے میں وہ ناکام رہا تھا۔ادا صعم ہمیشہ دھتکار ملنے کی وجہ سے دور سے ہی دیکھ کر اپنے کمرے میں بند ہو جاتا۔۔اور دوسری طرف نیمل کے شروع شروع میں اُسے پکڑنے کی کوشش پر وہ ایک مرتبہ اُس کے ہاتھوں سے گرتے گرتے بچا اُس کے بعد وہ اُس کے ساتھ کھیل ضرور لیتی مگر پکڑنے سے ڈرتی تھی۔۔چند سال یونہی گزر گئے۔جب المیر نے ہوش سمبھالا تب نیمل کو جعفر صاحب کی زبردستی پر باہر کے ملک روانہ ہونا پڑا۔اور پھر اسی طرح وہ وُجود رکھتے ہوئے بھی بے نشاں سا ہونے لگا۔پانچ سال کے عرصے میں اُس کی نیمل سے بات صرف حال احوال سے بھی کم تک رہتی۔۔نا کوئی مان۔۔نا کوئی خواہش۔۔نا کوئی روداد۔

مگر ایک بات جو قابل غور تھی وہ اُس کی ذات میں آتا ٹھہراؤ تھا۔اُس کی خاموشی اور اس کی ذہانت اُسے منفرد بنانے لگی۔مگر ایسی منفردی کی داد کیسی جو آپ سے آپ کی خوشی تک چھین لے۔اُس کا بچپن آخری حد تک ناسور ہو گیا تھا جِس کے نشان مرتے دم تک دل سے نہیں جانے والے تھے۔

ان پانچ سال کے عرصے میں ادا صعم کے ساتھ اُس کا رشتہ عجیب سا موڑ اختیار کر چُکا تھا۔وہ دونوں کبھی ساتھ ہو کر بھی ساتھ نا ہوتے تو کبھی دور ہو کر بھی ساتھ محسوس ہوتے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ادا صعم اُس کا خیال رکھتا۔۔اور المیر بھی کچھ جھجک سے ہی سہی مگر اس سے اپنی بات کر لیا کرتا تھا۔۔ مگر کچھ ہی عرصے بعد ادا صعم کا رویہ عجیب سا ہونے لگا۔ہر وقت ایسے لگتا جیسے کسی گھٹن کا شکار ہو۔۔ پھر وہ کھویا کھویا سے رہنے لگا اور اس کی توجہ خود سے ہٹتے دیکھ المیر خاموشی سے اپنے قدم پیچھے لے گیا۔۔ نا کوئی گلہ۔۔ نا کوئی شکوہ۔۔ نا کوئی مان۔

اُسے چھوٹی عمر سے ہی قدم پیچھے لینے کی عادت ہو چکی تھی۔اب اُسے کسی کے دور جانے سے فرق نہیں پڑتا تھا۔

پھر وقت کے کھیل میں آگے جا کر ایک دن اچانک ادا صعم کے چلے جانے کی خبر نے جیسے اُس کے دل پر پتھر سے گرا دیے اور دل پتھر کے ساتھ رہتا اُس کی صحبت اختیار کرتا گیا۔۔ مگر ایک بات جو اُسے ہمیشہ اذیت دیتی وہ انوشے بیگم اور جعفری صاحب کا آپس میں جھگڑا۔

اولاد جتنی مرضی خوشی پالے یا جتنا مرضی دکھ سہنے کے عادت ڈال لے۔۔ماں باپ کی لڑائی میں ہمیشہ بکھر جاتی ہے۔کمرے کے دروازے کے ساتھ لگ کر زمین پر بیٹھ کر اپنے کانوں پر دونوں ہاتھ رکھ کر گھٹ گھٹ کر رونے کی جیسے عادت سی ہو گئی تھی۔

کتنا بے بس لمحہ ہوتا ہے نا جب اولاد چاہ کر بھی اپنے والدین کو ایک نا کر پائے۔

نیمل کو اب عرصے بعد اُس کے چہرے کو غور سے دیکھنے کا موقع ملا تھا۔۔اور اس وقت اُسے احساس ہُوا کہ وہ کیا کیا کھو چُکا تھا۔وہ جب سے پاکستان واپس آئی تھی ایک دو ملاقات کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

علاوہ وہ تو جیسے ایک دوسرے کے لیے غیر ہو گئے تھے۔ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے اتنے دور۔۔وہ اپنی کہانی میں چھپے ماضی کے راز کو تلاشنے کی زد میں اپنے حال کے قیمتی سرمایے کو تو فراموش کر بیٹھی تھی۔

ایک بھائی کو بچاتے بچاتے وہ دوسرے بھائی کو تو کھو بیٹھی تھی۔

یعنی نیمل جعفری اپنوں کے لیے لڑتی جنگ کو اگر جیت بھی جاتی تب بھی ہار ہی مقدر میں ہوتی۔

المیر کی آنکھوں میں کچھ نرمی اور حسرت کے اثرات دیکھ اُسے کچھ تسلی سی ہوئی۔وقت ابھی باقی تھا۔۔موقع ابھی بھی باقی تھا۔۔

وہ ایک بھائی کو پانے کے لیے دوسرے کو قطعی نہیں کھو سکتی۔۔اُسے اب ہر حال میں اپنے چھوٹے بھائی کو بھی پانا تھا۔

اب وہ لڑکی اُن دونوں کو پرنسپل کے سامنے کھڑی کر رہی تھی۔پرنسپل دونوں کو سخت نظروں سے دیکھتی ایک دفعہ پھر گویا ہوئی۔اجازت ملنے پر ایک درمیانی عمر کی عورت بھی اس وسیع آفس میں داخل ہوئی اور آتے ساتھ ہی دوسرے لڑکے کو اپنی باہوں میں بھینچ گئی۔وہ یقیناً اس کی ماں تھی۔اچانک وہ اپنے بیٹے کو خود سے دور کرتی نیمل کی طرف آ کر اپنی زبان کے جوہر دکھانے لگی۔وہ اُس سے شکایت کر رہی تھی۔اپنے پیسے کا رعب بھی دیکھو کس کو دکھانے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لگی۔نیمل خاموشی سے اُس عورت کی غیر اخلاقی باتیں سنتی رہی۔وہ بہت کچھ کہہ رہی تھی اُس کی ماں کے بارے۔۔اُس کے باپ کے بارے۔۔اُس کے چھوٹے بھائی کے بارے میں اور یہاں اُن کی بات سنتے المیر نے شرمندگی سے اپنا سر جھکا لیا اور وہاں اپنے بھائی کے جھکتے سر کو دیکھ نیمل کا ضبط دم توڑ گیا۔وہ سالم نگلنے والی آنکھوں سے اُنھیں دیکھ المیر کی جانب مڑی۔گھٹنوں کے بل اُس کے قریب بیٹھ اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔وہ ٹھنڈے پڑ رہے تھے۔پھر پوچھا تو بس ایک سوال!

"غلطی کس کی تھی میرو؟"

المیر نے تیزی سے سے اٹھا کر اُسے دیکھا۔مقابل کی آنکھوں میں نرمی ہی نرمی تھی۔ہاتھوں پر ملنے والی گرمائش نے اُسے ایک مان بھی دیا تھا۔۔ایک تحفظ بھرا مان۔۔وہی مان جو صرف ایک بڑی بہن ہی دے سکتی ہے۔

اہ یہ خوبصورت احساس!

"وہ مجھے ہمیشہ بلی کرتا ہے۔۔اور آج ڈیڈ کو بھی برا کہا۔میں نے بس اُس کے ایکشن کا ریکشن دیا تھا اپیا۔۔"

ہائے کتنے معصومانہ انداز میں اپیا کہا گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

المیر کی بات پر اپنے بیٹے کے ساتھ کھڑی عورت تیزی سے اُس طرف آئی۔اس سے پہلے وہ المیر تک پہنچتی نیمل اُسے اپنے پیچھے کر گئ۔اُس کے لہجے کی بتمیزی کو نظر انداز کرتی وہ پرنسپل کی طرف دیکھنے لگی۔جب بولی تو لہجے میں ملکہ کے طور انداز تھے۔

"کل تک مجھے یہ بچہ دوسرے اسکول میں ٹرانسفر چاہیئے ورنہ پھر آپ اپنے ٹرانسفر کا بندوبست کر لیجئے گا۔اُمید ہے کہ آپ کو میری بات سمجھ آگئی ہو گی۔"

پرنسپل کے پسینے تو اب چھوٹے تھے۔۔اُس کی بات کو مذاق میں لینا یعنی خود کو مذاق سمجھنا۔وہ جلد ہی اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی دلیلیں دینے لگی۔

"ایسے کیسے ٹرانسفر کروائے گے میرے بچے کا۔۔تم جانتی بھی ہو میں ہوں کون؟میرا شوہر ادنیمر کمپنیز کا منیجر ہے۔ایک منٹ سے پہلے تم لوگوں کی چھٹی کروادے گا وہ۔"اب کھلے تھے نا بھید۔۔معاملہ اتنا سنجیدہ نا تھا مگر کچھ لوگوں کو اپنی طاقت کا بس زور آزمانا ہوتا ہے۔

"ایسی بات ہے کیا۔۔میری فکر نہ کرے۔۔آپ اپنے شوہر کی چھٹی کا جشن منائے ۔۔میں کسی طرح ایڈجسٹ کر لوں گی۔"وہ عورت تو ہونک بنے اُس کے انداز دیکھ رہی تھی۔

"میرا کام ہو جائے گا نہ؟؟"المیر کے ہاتھ پر اپنی پکڑ مضبوط کرتی وہ باہر کی جانب بڑھتے پوچھنے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی جی آپ بے فکر رہیں۔۔سب آپ کی مرضی کا ہوگا۔"پرنسپل شا کی نظروں سے پاس کھڑی عورت کو دیکھنے کے بعد بولی۔سر کو خم کرتے وہ بے نیازی سے باہر کی جانب بڑھ گئی جب کہ پیچھے وہ عورت پرنسپل سے لڑنے کو تیار ہو گئی۔

"مجھ سے مت اُلجھے بی بی اپنے شوہر کی فکر کرے۔۔جیسے ابھی دھمکا کے گئی ہے ناوہ ادنیمر کی مالک تھی۔۔"نیمل جعفری"

اب یہ جاننے کے بعد سامنے کھڑی درمیانی عمر کی عورت کے تاثرات کیسے ہوگے یہ آپ خود سمجھدار ہے۔

☆ ☆☆

"وہ میرا انتظار کر رہے ہوگے۔"

"تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔"

"مجھے جانے دو۔"

"خود کو خُدا مت سمجھو۔"

"میری زندگی برباد مت کرو۔"

"مجھ پر رحم کرو۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہر طرف آہیں ہی آہیں تھی۔ چیخ و پکار تھا۔ صدائیں دی جا رہی تھی۔ سفید کمرے کی دیواریں ان سسکیوں اور آہوں کو خود کے اندر سموتی اپنے مالک کی طرح ظُلم کی انتہا پر تھی۔

"خُدا تُمہیں غارت کرے گا۔"

"تمہیں میری بددُعا لگے گی۔"

"میرے ساتھ زیادتی کر کے تم پچھتاؤ گے۔"

"تمھاری انا کبھی جیت نہیں پائے گی۔"

"مجھے جانے دو۔"

"مجھ پر رحم کھاؤ۔۔خدا کے واسطے مجھ پر رحم کھاؤ۔"

ہر طرف سیاہی بڑھتی جا رہی تھی۔ بات منت سے لے کر بدعاؤں تک پہنچ چُکی تھی۔ عذاب سے ڈرایا جا چُکا تھا۔ گناہوں کی سزاؤں سے باور کر دیا گیا تھا۔

سسکیاں بڑھتی جا رہی تھی۔ چیخیں دم توڑتی جا رہی تھی۔ ہمت جواب دیتی جا رہی تھی۔ آنکھیں خون رونے لگی تھی۔ وہ فرش پر لیٹے تڑپ رہی تھی۔ آہستہ آہستہ اس کا وُجود بے جان ہونے لگا۔ اعتراف میں کسی گیدڑ کی گونج نے ماحول کو خوفناک سا بنا دیا۔ بارش تیز تیز برستی کسی کو بھی ٹھر ٹھرانے پر مجبور کر دے۔ بجلی کی چمک بار بار ابلیس کا چہرہ واضح کرنے کی کوشش میں تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سانسیں مدھم ہونے لگی۔ بجلی کی زوردار چمک پر اُس وُجود کو جھٹکا سا لگا۔ ہمت جمع کرتے اٹھنے کی کوشش کی گئی۔

"میں تم سے محبت کرتا ہوں۔" بس ایک سرگوشی۔۔ بس ایک! اور ساری ہمت ختم۔ وہ وُجود بے سدھ ہو کر گر گیا۔ ڈر بھرتا گیا۔ قدم پیچھے کی طرف لے لیے گئے۔ پھر ایک فیصلہ لیا گیا۔ وہ دھیمے قدموں سے اٹھی۔ کچھ فاصلے پر بنی دراز کو کانپتے ہاتھوں سے کھولا گیا۔ اس میں پڑی بندوق کو دیکھ زور سے آنکھیں میچی گئی۔ بندوق کو دراز سے نکالا۔ ساکت نیلی آنکھیں اُسی پر تھی۔ پھر ایک امر کو یقینی بنایا گیا۔ ہاتھ میں تھامی بندوق کنپٹی تک لائی گئی۔ اُنگلی کو ٹریگر پر رکھا گیا ۔کچھ لمحے بعد فضا میں ٹہلتی ہر ذی روح کے ساتھ آسمان نے بھی چیخ کے ساتھ ہولناک آواز کی گونج کے گواہی دی۔

"ٹھاہ" ایک...

"ٹھاہ" دو...

پھر تین۔۔ پھر چار۔۔ اور پھر سب ساکت!

ان سب کے ساتھ اُس کی دھڑکنیں بھی ساکت ہو گئی۔ وہ جلدی سے اٹھی۔ خود سے لحاف اُتار کر ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔ اُس کا پورا وُجود پسینے سے شرابوں تھا۔ پورے وُجود میں کپکپاہٹ واضح تھی۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ چکے تھے۔ بڑی یادیں کبھی پیچھا نہیں چھوڑتی۔ اُسے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خواب آتے تھے۔اور خواب میں وہ واقعہ !اور ہمیشہ اُس کی حالت ایسی ہی بدتر ہوتی چلی جاتی ۔جلدی سے پاس پڑے پانی کے گلاس کو منہ سے لگایا گیا۔کپکپاہٹ کی وجہ سے آدھے سے زیادہ پانی اُس کے منہ سے ہوتا گردن پر بہنے لگا۔گلاس کے خالی ہوتے اُسے میز پر رکھنا چاہا مگر وہ لڑکھ کر نیچے گرتا چکنا چوڑ ہو گیا۔

اُس نے گہری گہری سانسیں لے کر خود کا تنفس بحال کیا۔آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے۔وہ تیزی سے اٹھی۔نیچے فرش پر گرے کانچ کے ٹکڑے اُس کے پاؤں میں پیوست ہو گئے۔وہ کراہی۔بے دردی سے کانچ کے ٹکڑوں کو پاؤں سے نوچ گئی۔اُسے تکلیف ہوئی مگر جتنی تکلیف اُس نے ماضی میں سہی تھی,وہ مر بھی جاتی تو اتنی تکلیف نا ہوتی۔اُس وُجود کی حالت قابلِ رحم تھی۔زخم کی پرواہ کیے بغیر وہ آگے بڑھی۔اپنے کمرے میں واقع الماری کی جانب ۔الماری کے دونوں پٹ واہ کیے۔اُس کے ہونٹ کانپے۔پورا چہرہ آنسوں سے تر ہو گیا۔الماری کو کھولتے سامنے پڑی تصویر کو ہاتھ میں لیا۔تصویر کو دیکھتے وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔آئینے میں نظر آتا اُس کا عکس جانے کیوں اُس کی حالت پر ہنس پڑا تھا۔وہ الماری کے ساتھ لگتی نیچے بیٹھتی چلی گئی۔کانپتی اُنگلیاں اُس تصویر پر رقص کرنے لگی تھی۔۔ہاتھ میں پہنی سُرخ رنگ کے قیمتی نگینے والی انگوٹھی کی چمک بھی اُس کے آنسوؤں کی چمک کا مقابلہ نہ کر سکی۔وہ تصویر کسی نومولود بچے کی تھی۔پیلے کمبل میں لپٹا وہ بچا پُر سکون سا آنکھیں موندے ہُوا تھا۔وہ اُس تصویر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کو اپنے سینے سے لگاتی بے انتہا رونے لگی۔ وہ بچہ بہت خوبصورت تھا بالکل ایک خطا کی کہانی کے ایک اہم کردار کی طرح!

☆ ☆☆

سیاہ محل میں آج عجیب سا تناؤ تھا۔ فضا نا قابلِ قبول سا تاثر دیتی اِدھر اُدھر جیسے بھٹک رہی تھی۔ ایسے میں سیاہ محل کے کچن میں مختلف اقسام کے کھانوں کو علیحدہ علیحدہ شیشے کے برتن میں ڈال کر فریج میں رکھتی عائشہ عجیب کش مکش میں مبتلا سی تھی۔ جو کچھ عنبرین نے بتایا تھا وہ اُس کے لیے فضاؤں کی طرح نا قابلِ قبول تھا۔

قبر وہ بھی ایک گھر میں.. ایسا کیسے ممکن ہو سکتا تھا؟ وہ یقیناً ایک مذاق تھا مگر عنبرین کو دیکھتے ہی وہ اُس خیال کو جھٹک دیتی۔ اُس کے تاثرات دیکھ لگتا تو نہیں تھا وہ ڈائن مذاق کر رہی تھی۔۔ (ہاں نا عائشہ کو وہ ڈائن ہی لگی تھی۔۔ عجیب مخلوق)۔ لینا کی آواز پر وہ اپنی سوچ سے باہر آئی۔ لینا بھی وہاں کی ملازمہ ہی تھی مگر اس کا سیاہ محل میں تجربہ کچھ زیادہ ہی تھا۔

"لینا ایک بات بتاؤ۔۔ کیا اس محل کے وہ پچھلے حصے میں واقعی کوئی قبر ہے؟"

عائشہ کے سوال پر لینا نے باقاعدہ جھرجھری سی لی۔ اُسے عائشہ کی حالت بالکل اپنے جیسی لگی۔ اُسے وہ وقت یاد آیا جب وہ نئی آئی تھی اور یہی سوال اُس نے بھی عنبرین سے کیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں! واقعی قبر تو ہے۔" اچانک سے اپنی شیطانی سوچ پر عمل کرتے لینا عائشہ کے تھوڑا قریب ہوئی اور رازداری سے جواب دیا۔ اُس کی بات پر مقابل تو جیسے کپکپا اٹھی۔ ایک دم سے ہی اُس کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے۔۔ یہ سب اگرچہ کسی بھی عام انسان کے لیے ڈر کے باعث پوچھنا مشکل تھا مگر اُسے ہر حال میں سوال کرنا تھا۔

"کی۔۔ کس۔۔ کی؟" ٹھنڈی پیشانی پر ننھی ننھی بوندیں چمکنے لگی۔

لینا اُس کے تھوڑا اور قریب آئی۔ عائشہ کے تھوک نگلا۔

"کسی انسان کی قبر نہیں ہے۔" اچانک ہلکے پھلکے لہجے میں کہہ کر لینا اس کی حالت سے محفوظ ہونے لگی۔ عائشہ کو تو جیسے شوک لگا۔ اُس کا کھلا منہ دیکھ لینا ہنسنے لگی۔

"پھر کس کی قبر ہے؟" حیرت کے باوجود گھٹی گھٹی آواز میں سوال کیا۔

"ایک گیدڑ کی۔۔ ایک سیاہ گیدڑ یونو۔" کندھے اچکا کر لینا شیشوں کے ڈبوں کو پکڑ کر خود فریج میں رکھنے لگی۔

"ایک گیدڑ کی!!" حیرت تھی کہ قابو میں ہی نہیں۔

"ہاں عنبرین نے بتایا تھا کہ جعفری سر نے ایک گیدڑ پال رکھا تھا۔ اُنھیں بہت پیار تھا اُس سے۔۔ مگر ایک مرتبہ اُس بیچارے جانور گیدڑ نے اُن کو زخمی کرنا چاہا۔ بس پھر جعفری صاحب نے اس کو اپنی بندوق سے چار گولیاں مار دی۔ اور بیچارہ جانور وہی مر گیا۔ پھر جعفری

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

صاحب نے محل کے پچھلے حصے کے ایک بڑے سے کمرے میں ہی اُس کو دفنا کر اُس کی قبر بنادی اور کمرے کو بند کر دیا۔"اب کی بار لینا نے بغیر مذاق کیے سچ سچ بتایا۔۔ بھئی سو کام اور تھے اُسے کرنے والے۔مذاق کا وقت نہیں تھا۔

"ایک گیدڑ کون پالتا ہے؟؟اور پھر اُسے دفناتا بھی اپنے گھر پر ہے۔"

"امیروں کے شوق ہے۔"

"مگر پھر بھی۔"عائشہ کو بے چینی سی ہوئی۔

"چلو جانوروں پر تو رحم ہے جو اُن کو دفنا دیتے ہیں۔انسانوں کو تو دفن کرنے کے لئے صاف مٹی بھی میسر نہیں کرتے۔"یہ کہنے والے کی آواز کہانی کے ایک کردار سے بہت مشابہت رکھتی تھی۔یہ کہنے والی حفظہ یمان تھی۔

"آپ چھپ کر ہماری باتیں سن رہی تھی؟"لینا اُس کی آمد پر ناخوش سی ہوئی۔

"میں کسی کی باتیں چھپ کر نہیں سنتی۔میں المیر کا انتظار کر رہی تھی تاکہ وہ آئے اور اُسے پڑھا سکوں۔پانی پینے آئی تھی یہاں۔۔تم لوگوں کی بات سُننا ایک اتفاق تھا۔وہ اٹھی ٹھوڑی کے ساتھ آنکھوں میں سختی لیے گویا ہوئی۔(کیا واقعی یہ ایک اتفاق تھا؟)

لینا کے کچھ کہنے سے پہلے عائشہ بول پڑی۔

"آپ کی بات کا کیا مطلب تھا؟"حفظہ نے سوالیہ نظریں اُس طرف کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کون سی؟"

"جو آپ نے ابھی کہی۔انسانوں کو مٹی میسر نہیں!"

"تو کیا ہے؟؟غریب وہاں بھوک سے مر رہا ہوتا ہے اور مر بھی جائے تو کسی کے پاس دفنانے تک کی رقم نہیں ہوتی اور امیر یہاں اپنے پالتو جانوروں کے لیے لاکھوں خرچ کر کے قبر بنوا رہے ہوتے ہیں۔منافق!"اس کے لہجے میں کڑواہٹ ہی کڑواہٹ تھی۔

عائشہ کو اُس کی بات کچھ حد تک سہی لگی۔لینا تو منہ کے زاویے بگاڑ باہر کو نِکل گئی۔ایک نظر اُس کو دیکھ کر حفظہ سلیب پر پڑی بوتل سے پانی گلاس میں انڈیلنے لگی۔

"مگر ایک بات مجھے سمجھ نہیں آئی۔"اہ اُس کے سوال کیوں ختم نہیں ہو رہے تھے؟

"اوّل تو جانوروں سے پیار سمجھ آجاتا ہے مگر اِک گیدڑ سے پیار؟؟چلو پیار تھا بھی تو مارنا ضروری تھا؟؟وہ بھی چار چار گولیوں سے۔"

"انسان یا جانور وفادار ہو تو پیار ہو ہی جاتا ہے۔مگر اگر غداری پر اتر آئے تو اس کا مر جانا ہی بہتر ہے۔"

"گیدڑ کب سے وفادار ہونے لگے؟"اُس کے لہجے میں آنچ سی تھی۔

"جب سے غداروں نے حکومت سنبھالنی شروع کی ہے۔"غٹا غٹ پانی کا بھرا گلاس خالی کر کے وہ باہر کو بڑھی۔باہر سے ہلکا ہلکا شور اُن کے مالکان کے آنے کا عندیہ دے رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہلکی سی آواز میں المیر سے بات کرتی نیمل حفظہ کو دیکھ ایک پل کو رُکی۔ذہن کے دریچوں میں کچھ دنوں پہلے ہونے والی چند ملاقاتوں کا عکس اُبھرا۔اپنے ہوش سنبھال کر اُسے اشارے سے المیر کے ساتھ جانے کو کہا۔المیر بغیر کسی جھجھک کے حفظہ کے ہاتھ میں ہاتھ دیتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔نیمل نے اگر حیران ہونا تھا تو وہ نہیں ہوئی۔وہ پچھلی ملاقاتوں میں کچھ جان چکی تھی جس کی وجہ سے وہ حفظہ اور المیر کی دوستی دیکھ اُسے حیرانگی نہیں ہوئی تھی۔

اُن دونوں کے جانے کے بعد وہ نچلی منزل کے وسط میں موجود کمرے کی جانب بڑھی۔دروازے پر ہلکی سی دستک دے کر اندر داخل ہوئی۔ایک پل کو اُسے کچھ عجیب سا لگا۔۔کچھ وحشت سی ہوئی۔کمرے کو خالی دیکھ وہ کچن کی جانب بڑھی۔عائشہ ابھی بھی کچن سمیٹنے میں مصروف تھی۔نیمل کو دیکھ وہ بوکھلا سی گئی۔

"موم کہاہے؟"لہجہ ناچاہتے ہوئے بھی سخت سا تھا۔

"وہ۔۔وہ باہر چلی گئی۔اُن کی کال آئی تھی عنبرین کو۔اُن کی ارجنٹ فلائٹ تھی تو وہ کینیڈا چلی گئی۔کچھ دنوں بعد آئے گی۔"وہ کہتی گئی اور نیمل حیران سی ہو گئی۔چونکہ یہ سب پہلی مرتبہ نہیں ہوا تھا۔وہ پہلے بھی اچانک چلی جایا کرتی تھی مگر کچھ مہینوں سے کافی چیزیں عجیب سی ہو گئی تھی۔اُن میں سے ایک انوشے بیگم کا رویہ بھی تھا۔رات دیر دیر تک باہر رہنا اب بند ہو چکا تھا۔خلافِ معمول وہ زیادہ وقت گھر میں ہی گزارتی۔اُس کا حال احوال پوچھتی۔مگر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آج اچانک بغیر بتائے کینیڈا چلی گئی۔اب تو حیران ہونا بھی معمول ہی بن گیا تھا۔سر کو سمجھنے والے انداز میں ہلا کر وہ باہر نکل زینے چلنے لگی۔

☆ ☆☆

سیاہ محل کے اعتراف میں رات کا اندھیرا اتر چکا تھا۔ہوائیں رقص کرتی درختوں کے پتوں کو بھی خود کے ساتھ جھومنے کی دعوت دی رہی تھی۔ایسے میں سیاہ محل کے پیچھے کی طرف جائے تو دائیں طرف کے کونے میں واقعہ ایک کمرے کی روشنیاں گل ہوتی نظر آرہی تھی۔کمرہ جتنا باہر سے وحشت زدہ تھا اندر سے اتنا ہی صاف اور سفید۔۔

مگر ایک بات بتاؤ اگر سمجھو کہ سیاہ سے زیادہ خوفناک سفید ہوتا ہے۔

سیاہ تو سب کچھ ڈھانپ لیتا ہے سفید صرف میت کو ہی ڈھانپنے کے کام آتا ہے۔سفید وحشت زدہ ہوتا ہے کیوں کہ وہ کفن کا رنگ ہوتا ہے۔انسان کا اولین خوف "موت" کے درجے کو بڑھانے کے کام آتا ہے۔

جعفری صاحب نے بتیاں گل کرتے اندر سے دروازے پر کنڈی چڑھائی۔پاس ہی سفید سنگ مرمر کے فرش پر تالا رکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انہوں نے اپنے قدم آگے کو بڑھائے۔ کمرے کے عین وسط پر اُن کے قدم لڑکھڑائے۔ اپنے قدموں کے عین نزدیک اُبھری مٹی کو دیکھتے رہے۔۔ دیکھتے رہے۔۔ دیکھتے رہے۔

وقت گزرتا گیا اور پھر وہ نیچے کو بیٹھے۔ پورے کمرے میں وہ چند میٹر کی جگہ ہی تھی جو سفید رنگ کے علاوہ تھی۔ بھورے رنگ کی!

قبر کی مٹی بھورے رنگ کی ہی تو ہوتی ہے۔

وہ دھیرے دھیرے سے نیچے بیٹھے۔ تختی پر لکھے نام کو خالی خالی نظروں سے تکتے اُس قبر پر ہلکے ہلکے سے ہاتھ پھیرنے لگے۔

"تمھاری محبت نے میرا بہت خسارہ کیا ہے۔" ایک سطر تھی جو اُن کے لبوں سے جاری ہوئی۔۔ اور پھر آنکھوں نے بھی دغا دے دیا۔

سب دھندلا سا ہونے لگا۔۔ وہ سفید رنگ کا کمرہ اُن کے لبوں سے بولے جانے والے الفاظوں کی لاج رکھتا خود میں سمونے لگا۔ سرگوشیاں مسلسل جاری تھی۔ راز بتائیے جا رہے تھے۔ اعتراف کیے جا رہے تھے۔ گناہ بڑھائے جا رہے تھے۔ اور ان کے کندھوں پر بیٹھے فرشتے بھی آن کی حالت پر قہقہ لگا بیٹھے۔ وہ جانتے تھے کہ رازوں کا کھلنا یقینی ہوتا ہے۔ اس جہاں میں نہیں تو اگلے جہاں میں۔ مگر کچھ رازوں کا کھلنا یقینی ہوتا ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

☆ ☆☆

کسی اپنے کی تکلیف دل چیر کر رکھنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ گزرتے وقت کے ساتھ اُس کا دل بھی ریزہ ریزہ ہونا شروع ہو چکا تھا۔ ہسپتال میں ہر طرف افراتفری کا عالم تھا۔ کچھ لوگ اِدھر اُدھر بھاگ کر اپنوں کو بچانے کی کوشش میں تھے تو کوئی ایک جگہ ساکت ہو کر اپنوں کے کھونے کا غم منا رہے تھے۔ کوئی دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے بیٹھے تھے تو کوئی شکر کے آنسوں بہا رہے تھے۔ ہر طرف دوائیوں کی بو لوگوں کو عجیب سی کیفیت میں مبتلا کرنے میں باخوبی کامیاب ٹھہر رہی تھی۔ ایسے میں ہسپتال کی راہداریوں میں قدم دھرتے آئی سی یو کے بند دروازے کے سامنے رکھے بینچ پر سر ہاتھوں میں گرائے التمش کا چہرہ غور سے دیکھو تو وہ گیلا سا محسوس ہو رہا تھا۔ ہاں! آنسوؤں سے گیلا۔ وہ مضبوط مرد جو سب سے مغرور مشہور تھا وہ اُس عورت کے لیے رو رہا تھا جس کے لیے وہ نفرت کا دعویٰ کرتا تھا۔ ارد گرد سے گزرتے بہت سے لوگ کبھی تعجب سے اُسے دیکھتے تو کبھی اندر زندگی اور موت کے درمیان بچھی جنگ میں لڑتی عورت پر رشک کرتے۔ ہر کسی کے احساسات مُختلف تھے مگر اُسے کوئی پرواہ ہی نہیں تھی۔ اس کی سفید شرٹ خون سے سرخ ہو چکی تھی۔ گردن پر بھی خون کی خشک تہہ موجود تھی۔ رات کا دوسرا پہر شروع ہو چُکا تھا۔ التمش تین گھنٹوں سے انتظار کی سولی پر لٹکا اپنی قسمت کے فیصلے کا انتظار کر رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ منہل کے لیے بس دعا کی جائے ورنہ جتنا شدید حادثہ تھا کسی بھی انسان کے لیے بچنا ناممکن سا تھا۔

التمش کے اصرار پر ڈاکٹرز ایک مرتبہ قسمت آزمانے کی حامی بھر چکے تھے۔آپریشن شروع ہوئے تین سے زیادہ ہو چکے تھے۔وہ سر ہاتھوں میں گرائے جیسے کسی معجزے کا شدت سے انتظار کر رہا تھا۔خود کے پاس رکتے قدموں کو دیکھ اُس نے جوں ہی اٹھایا مقابل اُسے دیکھتے اِک لمحے کو ساکت سا ہو گیا۔اُس کی سُرخ آنکھوں میں بہتی نمی کو دیکھ ایک ان دیکھے وُجود سے اُس کی نفرت جیسے آسمان کو چھونے لگی۔حدیم کے سہارے کھڑی اماں بی تو جیسے ڈھے سی گئی۔کسی کے وہم و گمان میں بھی نا تھا کہ وقت کیسے اپنے رنگ بدل لیتا ہے۔

التمش ان کو لڑکھڑاتا دیکھ اپنی جگہ سے اٹھ کر اُنھیں وہاں بیٹھانے لگا۔اماں بی کی آنکھوں میں آنسوں کی جگہ حیرت تھی۔ایک پل کو التمش اور حدیم کی آنکھیں ملی۔نیلی آنکھوں میں ایک آس تھی کہ کاش بات وہ نا ہو جو وہ سمجھ رہا ہے مگر مقابل کی گہری نیلی آنکھیں دیکھ ہر بات کی نفی ہوتی ہوئی محسوس ہوئی۔اس سے پہلے کہ وہ رازوں کی تلاش میں جذبات کو اوّل رکھ پاتا, آئی سی یو کے دروازوں کے پٹ ایک بیپ کے ساتھ جدا ہوئے۔تین سے چار ڈاکٹر ہاتھوں سے دستانے اُتارتے ہوئے باہر نِکل رہے تھے۔التمش کی سکت نہ ہوئی کہ وہ آگے بھر کر کچھ پوچھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سکے۔حدیم اس کی حالت کو دیکھ خود آگے بڑھا۔ڈاکٹر نے ان کے سامنے کھڑے کہنا شروع کیا۔

"آپ کے پیشنٹ کی حالت بہت کریٹیکل تھی مگر معجزے ہونے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے۔آپ کی پیٹینٹ سرائیو کر گئی ہے۔"ایک پل تھا جب سب کو جیسے زندگی کی نوید سنائی گئی مگر ڈاکٹر کی اگلی بات پر جیسے سب نے خواہش کی کہ کاش اُسے موت آجاتی مگر محتاجی نہیں۔

"مگر ایک بات افسوس سے کہنے پر رہی ہے کہ وہ اب کبھی اپنے پیروں پر کھڑی نہیں ہو پائے گی۔شدید ٹکراؤ سے کمر کے بل گرنے سے اُن کی ریڑھ کی ہڈی بہت بُری طرح متاثر ہوئی ہے۔"ڈاکٹر اب اور بھی کچھ بتا رہا تھا کچھ ہدایت دے رہا تھا مگر التمش کے کان تو جیسے سننے کی سکت سے مرحوم سے ہو گئے تھے۔

اس کی بیوی اُس کی وجہ سے معذور ہو چکی تھی۔۔کیا یہ سوچ کسی اذیت سے کم تھی؟

وہ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ باہر کی جانب بڑھ گیا۔ایک خطا کی بساط اُس کے لیے بہت تکلیف دہ ثابت ہوئی تھی۔

حدیم کی آنکھوں میں نمی سی در آئی۔اُسے منہل بہت عزیز تھی۔اُس کی دوست, اُس کے ساتھ اللہ واسطے کا بیر جو تھا۔اور شاید التمش کے حوالے سے وہ اُسے جان سے زیادہ چاہنے لگا تھا۔کبھی کبھار لفظوں کے بغیر سمجھ جانا چاہیئے کہ سامنے والا کتنا عزیز ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا ہم مل منہل سے مل سکتے ہیں؟" اماں بی کی آنسوں بھری آواز پر وہ خود پر قابو پا گیا ورنہ یہ کام بہت مشکل تھا۔

"نہیں ابھی اُنھیں چوبیس گھنٹے انڈر اوبزرویشن رکھا جائے گا۔ آپ کو تب تک انتظار کرنا ہو گا۔" ڈاکٹر سہولت سے کہتا آگے کی جانب بڑھ گیا۔ حدیم اماں بی کو سہارا دے کر بیٹھا کر ایک طرف کو ہو گیا۔ اُسے آفاق صاحب کو یہ خبر دینی تھی۔ وہ اُس وقت کام کے سلسلے میں باہر کے ملک تھے۔ حدیم کے بتانے پر وہ فلائٹ بک کروا چکے تھے۔ وہ اگر یہاں ہوتے تو اس حالات میں اپنی بیٹی کو اکیلا کبھی نا چھوڑتے مگر جو قسمت کو منظور۔

حدیم اُن کو تسلی دیتا اماں بی کی جانب بڑھا۔ اُسے ان کی صحت کی بہت فکر ہوئی۔ وہ جانتا تھا کہ اماں بی اور منہل ایک دوسرے کے بہت قریب ہے۔ ایک بیٹی کی جدائی کم نہیں تھی مگر دوسری کی معذوری نے اُنھیں کچھ زیادہ ہی رنجیدہ کر دیا تھا۔

☆ ☆☆

"تمہیں یاد ہے التمش کچھ دنوں پہلے جب سنیہا تمھارے گھر گئی تھی میں اُس کی چھوٹی نانی کی طرف گئی تھی۔ انہوں نے مجھے ایک خاص بات کرنے کے لیے بلایا تھا۔ وہ ٹھیک ہوتی تو خود آجاتی لیکن طبیعت خرابی کی وجہ سے مجھے بلایا۔" وہ تفصیل سے اپنے سامنے بیٹھے التمش کو بتانے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

(یہ التمش کو اپنی ماں کے آدھے ادھورے سچ کے بارے میں پتہ لگنے کے کچھ دن بعد کا ذکر ہے)

"جی اماں بی۔یقینا کوئی خاص بات ہو گی اسی لیے اپنے مجھے بھی بلایا ہے آج۔"اماں بی نے اس کے بات پر اثبات میں سر ہلایا اور پھر انہوں نے وجہ بتانی شروع کی۔

"وہ اپنے پوتے شہباز کے لیے سنیہا کا ہاتھ مانگنا چاہتی ہے۔"

ایک لمحہ تو وہ کچھ کہنے کے قابل نہیں رہا۔اُسے اچھے سے یاد تھا جب وہ سنیہا سے پہلی بار ملا تھا تب وہ گیارہ بارہ برس کے قریب تھی۔اُسے حیرت ہوئی جب اُس بچی نے بنا کسی سوال جواب کے اس کی ذات کو سوالیہ نشان بنانے کی بجائے نرمی سے اُسے دیکھتے ہی گلے لگا کر ماموں کہا تھا۔اور کوئی انسیت نا ہونے کے باوجود کوئی مقدس ڈور تھی جس کے بندھنے کی وجہ سے اس نے بھی بغیر کسی سوال جواب کے اس کے گرد اپنے بازو پھیلا کر تحفظ بھرا مان فراہم کیا تھا۔وقت نے کتنی جگہ پلٹا کھایا تھا نہ!

جس کے لیے وہ اپنی پسند سے لباس خریدتا تھا آج اُس کے لیے رشتے پسند کرنے کا وقت آ چکا تھا۔اس کی آنکھوں میں وقت سے پہلے نمی آنی شروع ہوئی۔اُس کے دور جانے کا سوچ کر ہی ہاتھ کپکپا اٹھے۔اپنی حالت پر قابو پاتے وہ بولنا شروع ہُوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"شہباز ہر حال میں اچھا لڑکا ہے اماں۔۔ حلال کماتا ہے۔۔ عزت کرنا جانتا ہے۔ وہ یقیناً ہماری بیٹی کو خوش رکھے گا۔۔ مگر یہ شادی ابھی کرنا مناسب نہیں ہے۔ وہ پڑھ رہی ہے میں نہیں چاہتا کہ منگنی شادی کے چکر میں اُس کا دھیان بھی کہی بھٹکے۔"

"تو میں اُنھیں مثبت جواب دے دوں نا۔۔ اور پھر وقت مانگ لیتے ہیں۔ اتنا اچھا رِشتہ میں نہیں چاہتی کے ہاتھ سے جائے۔" کچھ نمی اور کچھ خوشی سے وہ پوچھنے لگی۔

"ابھی نہیں اماں بی۔۔ میں چاہتا ہوں کہ سنیہا کے امتحان ہو جائے تو میں اُس سے پوچھو۔ اگر اسے یہ رِشتہ مناسب لگتا ہے تو آپ چھوٹی نانی سے بات کر لیجئے گا۔" کچھ سوچ کر التمش نے اپنا خیال بھی ظاہر کیا۔

"سنیہا سے پوچھا جائے یہ اُس کا حق بھی ہے۔۔ تم ٹھیک ہی کہ رہے ہو۔" وہ اثبات میں سر ہلا کر ہاتھ میں پکڑی تسبیح کے دانے گرانے لگی۔ التمش اُن کے سامنے ہی بیٹھا فرش پر نظریں جمائے کسی گہری سوچ میں غلطاں ہو گیا۔ اُس کا ارادہ اپنی لاڈلی سے مل کر جانے کا تھا۔ وہ اُسے کچھ بتانا چاہتا تھا مگر وہ کیا جانے جس راز کو وہ کھولنے کے لیے اُس کے انتظار میں تھا ایک وقت میں اُسی راز کو چھپانے کے لیے وہ اُسے سب سے زیادہ اذیت دے گا۔

"اور پا کر کھو دینے کی اذیت سے بڑی کوئی اذیت نہیں ہوتی۔۔ ہوتی ہے کیا؟؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

☆ ☆☆

"راز اور رات کا تعلق بہت گہرا ہوتا ہے۔"

ہاتھ میں پکڑی سگار سے اُس کی اُنگلی اب باقاعدہ جلنے لگی تھی۔ حیرت کی بات تھی کہ مسلسل دھویں کے مرغولے چھوڑنے کے بعد بھی اس کے عنابی لبوں کی سرخی میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔ وہ دونوں اس وقت ایک کمرے میں آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ ایک وُجود صوفے پر تو دوسرا بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے فرست سے سگار پینے میں مصروف تھا۔

ہونٹوں کو گول کرتے ایک مرتبہ پھر دلکشی سے دھواں چھوڑا گیا۔ سامنے بیٹھا اسلم پاشا مقابل کو دیکھتے عجیب لہجے میں مسکرایا تھا۔ عجیب سی حقارت اور بناوٹ تھی اُس کی مسکراہٹ میں۔

"رات اور راز! اہ ان کے درمیان جو تعلق ہوتا ہے نا نسلیں برباد کر دیتا ہے۔" سامنے بیٹھی وہ اب ختم ہو گئے سگار کو شیشے کی بنی ٹرے میں بے دردی سے مسل کے نیا سگار جلانے میں مصروف ہو چکی تھی۔ مگر ساتھ ساتھ بولنا جاری رکھا۔

"رات کو گناہ ہوتے ہیں اور پھر وہ گناہ راز بن کر ساری زندگی کا عذاب بن جاتے ہیں۔" نظروں میں تپش سے در آئی۔ اگ سی تپش!

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اب میرا نظریہ تھوڑا الگ ہے۔۔رات تو سکون لاتی ہے۔گناہ نہیں۔" معنی خیزی سے مسکرا اتا اسلم پاشا ایک ہاتھ صوفے کے ٹیک پر پھیلا کر ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھا۔اُس کی نظریں سامنے بیٹھے وُجود کے ہاتھ میں پہنی سُرخ نگینے والی انگوٹھی پر تھی۔

"اہا تو پھر یقیناً تم رات کے آخری پہر میں میرے پاس اپنی نیکیاں بڑھانے آئے ہو؟" مقابل بیٹھی وہ بھی معنی خیزی سے مسکرائی۔اُس کی مسکراہٹ کچھ تلخ سی تھی۔

"خیر اتنا گنہگار تو نہیں ہوں جو نیکیاں بڑھانے کی ضرورت پڑے۔" اسلم کو اُس کے لہجے کی تلخی بُری تو لگی تھی۔

"سود, کرپشن, ہیرا پھیری, حملہ, دہشت گردی, قتل, اغواء, اپنے ملک سے غداری۔۔اہ کتنی نیکیاں ہے تمھارے پاس" وُجود نے قہقہ لگایا۔

"ایک گناہ تو ویسے شامل ہی نہیں کیا گیا۔" آنکھوں میں عجیب سی چمک لے کر سرگوشی کی۔

"جھوٹی میت۔" سرگوشی تھی کہ کیا مقابل کا قہقہ ایک سیکنڈ سے پہلے رکا۔دل میں بہت کچھ ڈوب کر ابھرا۔ذہن میں بھولی بسری یادوں کا ایک سیلاب سا بہنے لگا۔

"محبت, خون, سیاہ رات, گناہ, سیاہ گیدڑ اور بھوری آنکھیں" کاش یہ کافی ہوتی ایک خطا کے راز کو کھولنے کے لئے۔مگر ابھی ایک تصور ادھورا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بدلے کا, انتقام کا۔"

"یا پھر وہ گناہ تمھارے کھاتے میں جانے چاہیے؟"اب کی بار اسلم پاشا کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

"گناہوں سے بھری پڑی ہوں میں۔۔ڈال دو کھاتے میں۔۔ بخشش تو پھر نہیں ہونی۔"

"تم نے کھیل تو واقعی بہت اچھا کھیلا۔ماننا پڑے گا۔"انداز ستائش سے بھرپور تھا۔

"بساط اُسی کے ہاتھ میں آتی ہے جس نے اُس کے ہاتھوں سے مات کھائی ہو۔"

"اور تم نے تو بساط کو ہاتھ میں لیتے ہی اُسے اُلٹ دیا۔"وہ ایک ہاتھ کی دو انگلیوں سے دوسرے ہاتھ پر تالی بجا کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"بساط اُلٹانے کے لیے بہت طاقت لگتی ہے۔۔اور اس طاقت کو پانے کے لیے بہت بڑی قیمت چُکائی ہے میں نے... شناخت ہوتے ہوئے بھی بے نشان ہو کر رہنا دل مار دیتا ہے۔" بات کرتے کرتے اُس وُجود کا لہجہ لڑکھڑایا۔اُس کے لہجے میں اذیت ہی اذیت تھی۔۔دردناک اذیت!

"تو تم نے اپنی اذیت کو کم کرنے کے لیے اُسے بھی تو مٹا دیا۔شناخت رکھتے ہوئے بھی اُسے بے نشان بنا دیا۔"اسلم کو بھوڑی آنکھوں سے ہمدردی سی ہونے لگی۔

"تم جیسا بے حس شخص بھی کسی سے ہمدردی کر سکتا ہے؟"مقابل کو تعجب سا ہُوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اہ... یہ ظالم سماج۔"مصنوئی کراہ!

"اب اس کا کیا کرنا ہے؟"اسلم پاشا اب اٹھ کر بیڈ پر بیٹھے اُس وُجود کے پاس کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا۔انداز محتاط سا تھا۔

"مقابل اُس کی حرکت پر ہلکا سا مسکرایا۔

"ادا صعم کا؟"سر گوشی کرتے وہ وُجود اُس کے اور اپنے درمیان نامحسوس انداز میں فاصلہ بڑھا گیا۔

"ہاں وہی جس کو عین موقع پر تم نے بچا کر اپنے پاس قید کر لیا اور اس کی جگہ کسی اور لڑکے کو مار کر اُس کی لاش سیاہ محل میں پہنچادی۔اور پھر اسی کی بہن کو نامحسوس انداز میں بھڑکا کر مجھ سے ملادیا جس کی وجہ سے وہ اپنے ہی بیچارے باپ کے خلاف ہو گئی۔"اسلم کا لہجہ پر جوش سا ہُوا۔اُس کی آنکھوں میں چمک کا اضافہ ہوا۔ہاتھوں کو داد دینے کے انداز میں اٹھا کر مقابل کے آگے سر کو ہلکا سا خم کیا۔

"اس کا باپ بیچارہ نہیں ہے۔"مقابل کی آنکھوں میں یک دم تپش در آیا۔پاس پڑی ایش ٹرے کو زور سے زمین پر دے پٹخا۔اُس کے ہاتھ کپکپانے لگے۔

"سارے فساد کی جڑ اُس کا باپ ہی ہے۔۔وہی شخص ہے جس نے مجھے سیاہ گیدڑ بننے پر مجبور کیا۔میری ساری زندگی کو برباد کر دیا۔میرے ماضی کے زخم کو اتنا ناسور بنا دیا ہے کہ میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اپنے حال اور مستقبل میں جب جب اٹھنے کا سوچ لیتی ہوں۔۔میری سوچ سے پہلے وہ زخم خود سے خون رسا کر مجھے میری اوقات یاد دلا دیتے ہیں۔" وہ وُجود باقاعدہ ہانپنے لگا۔اپنے سینے کو ہاتھ سے تھپتھا کر خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کرنے لگا۔

"مار دو یا مر واد واس کو۔" ہاتھ کو لاپرواہی سے جھٹک کر وہ ہانپتے ہانپتے باہر نِکل گئی۔

☆ ☆☆

"ہر راز کے کھلنے کا ایک وقت ہوتا ہے حفظہ..." نیمل نے ایک نظر سامنے بیٹھی حفظہ کو دیکھا جو آج بھی خود کو بڑی سی چادر میں لپیٹے بیٹھی تھی۔اُس کی ذات میں ایک ٹھہراؤ سا آچکا تھا۔نیمل کو وہ بالکل اپنے جیسے لگی۔بھائی تو سب کے سانجھے ہوتے ہیں۔وہ جو بتانے جا رہی تھی یقیناً سامنے بیٹھی لڑکی کے لیے اُسے برداشت کرنا بہت مشکل تھا۔

حفظہ المیر کو پڑھانے کے بعد نیمل کے کہنے پر اُس کے کمرے میں آئی تھی۔

حفظہ کی آنکھوں میں اضطراب سا در آیا۔صاف اشارہ تھا کہ بات جاری رکھی جائے۔

"پتہ ہے حفظہ۔۔زندگی بہت ظلم ہوتی ہے۔اور وقت وہ اس ظلم کو شے دینے والا۔جب ہم زندگی کو اپنے طریقے سے گزارنے کی کوشش کرتے ہیں تو وقت ہمیں بتاتا ہے کہ ہم کون ہیں...ہم کیا ہیں۔وہ ہمیں بتاتا ہے کہ ہمارے ہاتھ میں جو کچھ ہے وہ سب سراب ہے۔اور جو ہمارے دلوں میں ہے وہ ایک تسلی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگر زندگی میں آگے بڑھنا ہے تو ہمیں چاہیے کہ وقت کے فیصلوں کو قبول کر لے۔"

نیمل رسانیت سے بولتی جا رہی تھی۔۔ ٹھہر ٹھہر کر۔۔ خالی خالی آواز میں۔ حفظہ کو یک دم بے چینی نے آگھیرا۔ وہ ان باتوں کا مقصد جاننا چاہ رہی تھی۔

"کچھ دن پہلے تم میرے پاس آئی تھی۔۔ ایک سودا کرنے۔۔ ایک راز بتانے جیسے تم نے مجھے بتانے کے لیے امانت کی طرح سنبھال کے رکھا تھا۔

المیر تمھارے بہت قریب آ چکا ہے۔ اتنا کہ تُمہیں اپنے رازوں تک سے واقفیت کی اجازت دے گیا۔ وہ تم پر اعتبار کرنے لگ گیا ہے۔ اور دل پر سے بوجھ اٹھانے کے لیے اُس نے تمہیں وہ بات بتا دی جس کا ذکر وہ مُجھ سے کبھی نہ کر پاتا۔"

"ایسی بات۔۔۔" حفظہ نے تیزی سے اُس کی بات کاٹنی چاہی۔ وہ اُسے بتانا چاہتی تھی کہ المیر سب سے زیادہ محبت اب بھی نیمل سے ہی کرتا ہے۔ مگر وہ اُسے ہرٹ ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔۔ وہ بچہ اتنی سے عمر میں ذہنیت کے اولین درجے پر تھا۔ مگر نیمل نے اپنی بات جاری رکھنی چاہی۔

"تم نے مجھے ایک راز بتایا اور اُس کے بدلے میں ایک راز چاہا تھا۔ تم نے سودے کی پیشکش کی اور میں نے قبول کر لی۔ تم نے مجھے بتایا کہ المیر نے مما کی بات سنی تھی کہ ادا صعم بھائی زندہ ہے اور اُنہیں ڈیڈ نے ہی مروانے کی کوشش کی تھی۔" اُس نے سانس لینے کو وقفہ لیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم نے بدلے میں اپنے بھائی کی موت کا راز مانگا تھا۔" نیمل آگے کو ہوئی۔ حفظہ کی آنکھوں میں خوف تھا۔ انجانا خوف!

"میں نے قبر کی کھدائی کروائی تھی۔ DNA رپورٹ کے مطابق وہ لاش تمھارے بھائی ہی کی تھی حفظہ۔" اور یہاں حفظہ یمان کو لگا جیسے اُسے کسی نے ننگے سر کر دیا ہو۔ سر پر بھائی جیسا سائبان چھین جائے تو دُنیا میں ہزار چادروں کے درمیان بھی عورت خود کو محفوظ نہیں سمجھتی۔ بھلا بھائیوں کے جیسا تحفظ بھی کوئی دے سکتا ہے؟

"میرے بھائی کی؟؟" اُس کا جسم کپکپایا۔ ہونٹ ہلنے سے انکاری ہو گئے۔

اس کا خوف یقین میں تبدیل ہو گیا تھا۔۔ اب ہر طرح خسارہ ہی خسارہ ہونے والا۔ وہ اپنا سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھی رہی۔ آنسوں ٹپ ٹپ کرتے فرش پر گرتے جا رہے تھے۔ اور پھر اُس کا دوسرا خوف بھی اپنی شکل اختیار کرنے لگا۔ وہ ٹوٹتی چلی گئی۔ چیختی چلی گئی۔۔ زار و قطار رونے لگ گئی۔

نیمل نے اُسے رونے دیا۔ وہ چاہتی تھی کا حفظہ مضبوط ملے۔ اور مضبوط ہمیشہ وہی بنتے ہیں جن کو گرنے کے بعد اٹھنے کے لیے کوئی سہارے میسر نہیں ہوتے۔ جن کو سہارے مل جائے وہ کمزور ہو جاتے ہیں۔۔ سہاروں کے عادی کمزور لوگ!

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک کو بھائی کی سلامتی کی نوید ملی تھی تو دوسری کو بھائی کی موت کی دلسوز خبر۔اہ ایک خطا کی کہانی بری ظالم واقع ہوئی تھی!

☆ ☆☆

"کچھ ملا تم لوگوں کو؟"اذلان پولیس کی وردی پہنے چلتا اُن کے پاس آکر پوچھنے لگا۔انداز سے وہ کچھ مضطرب سا معلوم ہوتا تھا۔

"سر اُس پل تک جانے والے تمام راستوں کی سی سی ٹی وی کا باریک بینی سے جائزہ لیا ہے۔ٹریفک مینیجمنٹ سے بھی اُن تمام گاڑیوں کی فہرست کا جائزہ لے لیا گیا ہے۔"فاروق جو کے اذلان کا جونیئر ہونے کے ساتھ ساتھ اس کا کزن بھی تھا۔۔اپنے سامنے میز پر رکھے چند کاغذات کو اُس کی طرف بڑھاتے تفصیل سے معاملات سے آگاہ کرنے لگا۔

نیمل کے ذریعے ادا صعم کے زندہ ہونے کی خبر کو سن کر اُسے تمام معاملات میں جھول سا دکھائی دینے لگا۔کیوں کہ وہ آفیسر اذلان ہی تھا جس نے غیر شناسا نمبر سے ملنے والی خبر پر پل کے نیچے بہنے والی نہر کا جائزہ لینا شروع کیا۔۔اور اذلان ہی کی ٹیم تھی جنہوں نے ادا صعم کی لاش مانتے ہوے پورے کیس کو ڈیل کیا۔یہی وجہ تھی کہ جعفری صاحب نے ایف آئی آر درج کروانے کے لیے اذلان کا انتخاب کیا۔الیکشن کے نزدیک آنے اور سیاسی جماعتوں کے دن

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بہ دن ہونے والے پروپیگنڈا کی وجہ سے کیس کو عام خودکشی کا رخ دے کر کریدا نہیں گیا۔اور کچھ جعفری صاحب کا اثر و سوخ کہ اُن کی ایک فون کال پر کیس کو عام بنا کر پیش کیا گیا۔

اب جب کہ وہ جانتا تھا کہ معاملہ اتنا سیدھا نہیں ہے اسی کوئی اُس نے خُفیہ طور پر اپنی طاقتوں کا کچھ استعمال کر کے چھان بین شروع کروائی۔

اور پھر راز کب تک چھپ سکتے ہیں؟

"ان تمام راستوں پر ہر گاڑی مختلف ہے۔کسی بھی راستے پر ایک ہی گاڑی سے سفر نہیں کیا گیا۔" فاروق اب مزید کاغذات میز پر پھیلا کر اُسے تفصیل سے بتانے لگا۔اذلان خاموشی اور صبر کے ساتھ ایک ایک کاغذات کو دیکھتا رہا۔کچھ دیر بعد وہ سیدھا ہوا۔۔اُس کی آنکھوں میں چمک در آئی۔

"ویسے میرا نہیں خیال کہ فاروق دورانی نے اتنی محنت کی ہو وہ بھی تب جب وہ جانتا ہو کہ کوئی فائدہ نہیں۔۔

Oh man!cut the chase and come to the exciting point.".

اس کے ہونٹوں پر جاندار سی مسکراہٹ در آئی۔سامنے کھڑا شخص بال کی کھال تک کو جانچنے کا عادی تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

فاروق ہلکا سا مسکرایا۔۔ سر کو دلکشی سے خم کیا جیسے داد وصول کی گئی ہو۔

"پل تک جانے والے روٹ میں بے شک ہر گاڑی مختلف تھی۔۔ مگر ایک بات بڑی عجیب ہے۔

روٹ سے گزرنے والی گاڑیاں مختلف ضرور ہے۔ مگر ہر روٹ میں ایک گاڑی ایسی ضرور ہے جس کا مالک ایک ہی ہے" وہ کچھ آگے کو ہُوا۔

"کون؟" اذلان کے لہجے میں جلد بازی سی تھی۔

"اسلم پاشا" ایک سرگوشی اور رازوں سے پردہ ہٹانے کا وقت قریب ہو گیا۔

☆ ☆☆

ہسپتال سنسان سا ہو گیا تھا کہ آنے والا شخص اس کی سنسناہٹ کو محسوس کرتا تو گویا اپنے خون کو سرد ہوتا پانے لگتا۔

جانے والے اپنے پیچھے سب چھوڑ جاتے ہیں۔ اور چھوڑے جانے والوں کی آہیں دلوں کی در و دیوار میں جذب ہو کر وحشت زدہ کر جاتی ہے۔

مگر ایک آواز! ایک آواز تھی جو اُس ہسپتال کے وحشت زدہ ماحول میں بھی راحت کا باعث بن رہی تھی۔

قَالَ اِنَّمَآ اَشۡکُوۡا بَثِّیۡ وَ حُزۡنِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ وَ اَعۡلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

(سورۃ یوسف آیت ۸۶)

ترجمہ: "یعقوب نے کہا: میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔"

پریشانیوں کا تذکرہ جب صرف اللہ تک محدود رہے تو انسان کے پردے اور امیدیں قائم رہتی ہے۔جب انسان کی پریشانی دوسرے انسانوں پر کھلنے لگے تو راہوں میں بھٹک جانے کے اندیشے بڑھ جاتے ہیں۔

انسان کو چاہیے کہ اپنے غم کی فریاد اللہ پاک سے ہی کرے۔وہ تمام گناہوں کے باوجود بھی آنسوؤں کے پردے رکھ لیتا ہے۔انسان بہت ظالم ہوتا ہے۔خطاؤں کے پردے رکھے نہیں جاتے گناہوں کو کیسے نظر انداز کر دے؟

ہسپتال کی راہداریوں سے گزرتے اگر اپنے قدم وی آئی پی وارڈ میں واقع کمرہ نمبر ۲۰۵ میں لے کر جائے تو اندر سے آتی آواز کے سحر میں انسان کھو جائے۔

قرآن کی آیات ایسی ہی ہوتی ہے۔۔جو کوئی سنتا ہے دل میں سکون پالیتا ہے۔

اور اثر تب مزید بھر جاتا ہے جب پڑھنے والا پورے دل سے پڑھے۔

منہل کا وُجود پٹیوں اور سوئیوں سے جکڑا بے حس و حرکت پڑا تھا۔آس پاس بہت سی مشینوں سے نکلتا مادہ اُس کے وُجود کے اندر قطرہ قطرہ اُتر رہا تھا۔ایسے میں بیڈ کے ساتھ پڑی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کُرسی پر ایک وُجود آنکھیں موند کر قرآن کی تلاوت کرنے میں مصروف تھا۔اُس کی آواز بے حد نرم تھی۔وہ ٹھہر ٹھہر کر ایسے پڑھ رہا تھا کہ ہر حروف کو باآسانی سن کر دل میں اُتارا جا سکے۔اُس کی تجوید اتنی خوبصورت تھی کہ بار بار سننے کو جی چاہتا۔وہ شخص قرآن بہت اچھا پڑھتا تھا۔سورۃ یوسف کی تلاوت کرتے وہ ایک آیت کو پڑھتے خاموش ہو گیا۔

یٰبَنِیَّ اذۡہَبُوۡا فَتَحَسَّسُوۡا مِنۡ یُّوۡسُفَ وَ اَخِیۡہِ وَ لَا تَایۡـَٔسُوۡا مِنۡ رَّوۡحِ اللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ لَا یَایۡـَٔسُ مِنۡ رَّوۡحِ اللّٰہِ اِلَّا الۡقَوۡمُ الۡکٰفِرُوۡنَ

(سورۃ یوسف آیت ۸۷)

ترجمہ:"اے بیٹو! تم جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بیشک اللہ کی رحمت سے کافر لوگ ہی ناامید ہوتے ہیں۔"

حضرت یوسف سے بچھڑنے کے بعد حضرت یعقوب نے کیا کیا تھا؟؟

انہوں نے مایوسی نہیں کی۔انہوں نے اپنے بیٹوں کو سزا نہیں دی۔اس بات کا علم رکھتے ہوئے بھی کہ ان کے بیٹے جھوٹے ہیں انہوں نے کسی پر بھی اُن کا گناہ واضح نہیں کیا۔اُنہوں نے صبر کیا۔یوسف کی خوشبو آنے پر سب لوگوں نے کہا کہ بیٹے کی جدائی میں وہم ہو رہے ہیں۔مگر وہ جانتے تھے کہ اللہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔جب اُس نے وعدہ کیا ہے تو وہ پورا کرے گا۔اُنہوں نے لوگوں کی اِک بھی سنے بغیر اللہ سے دعا جاری رکھی۔اپنے یقین کو پختہ رکھا۔اپنا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایمان مضبوط رکھا۔اور جب بندہ اپنے پروردگار پر یقین رکھے تو ایسا تو ممکن ہی نہیں کہ اتنا رحیم ہونے کے باوجود وہ فریاد کو رد کر دے۔

اللہ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو ہر گز مایوس نہیں ہونے دیا۔یوسف کو بہتر لیا تھا تو بہترین بنا کر واپس کیا تھا۔

اُس کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہونے لگے۔دل میں سکون سا در آیا۔بس ایک آیت اور ساری پریشانی سرے سے ہی غائب ہو چکی تھی۔وہ ذات بہت عظیم ہے۔۔اور اس کے وعدے بہت پکے۔

اس نے فرمایا ہے کہ میری رحمت سے مایوس نہ ہونا۔وہ رحمن ہے رحیم ہے وہ کیسے اپنے بندوں کو اکیلا چھوڑ سکتا ہے؟؟

حدیم نے اپنی آنکھوں کو دھیرے سے کھولا۔نرمی سے ہاتھ میں پکڑے چھوٹے سے قرآن کو چوما۔اب وہ اُسے اپنی آنکھوں سے لگا رہا تھا۔اُس نے آنکھیں دوبارہ سے بند کی۔گہرے گہرے سانس لیے گئے۔پھر بہت نرمی سے قرآن کو سینے سے لگا کر اپنے ساتھ پڑے میز پر رکھ دیا۔اب وہ اپنے سر پر بندھے رومال کو اُتار رہا تھا۔رومال اُتارنے کے بعد اُسے گود میں رکھا۔چند لمحے اپنے سامنے پڑے معذور وُجود کو دیکھنے کے بعد وہ دھیرے دھیرے بولنا شروع ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"زندگی میرے ساتھ کبھی اچھی نہیں رہی بھابی۔ مگر جب تم تھی تو اچھی لگنے لگتی۔ تم میری بہن, میری دوست میری سب کچھ تھی۔ تم نے مجھے اچھے برے کی پہچان بتائی۔

بابا جانتے تھے کہ ایک وقت آئے گا جب بھائی کو سب حقیقت پتہ لگے گی تو وہ سب سے دور ہوتے چلے جائے گے۔ اسی لیے انہوں نے اپنے جگری یار کی بیٹی کے ساتھ بھائی کو باندھ دیا۔ وہ اپنے دوست کی تربیت کو جانتے تھے اسی لیے چھوٹی عمر میں ہی بابا نے تمہارا اور بھائی کا نکاح کر دیا۔

میں بہت چھوٹا تھا مگر مجھے آج بھی وہ پل اچھے سے یاد ہے جب بابا نے اور آفاق انکل نے مجھے بتایا تھا کہ منہل میری دوست ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے گی۔ میں بہت خوش ہوا تھا اور بھائی بہت ناراض..."

اس نے ایک لمحے کا توقف لیا۔ رخسار پر بہنے والے آنسوں کو ہتھیلی کی مدد سے صاف کیا۔ زکام زدہ سانس اندر کھینچ کر دوبارہ سے بولنا شروع کیا۔

"تم نے اسکول میں آتے ہی بھائی کی جگہ لے لی۔ جہاں پورے اسکول میں بھائی کی ذہانت کے چرچے تھے وہاں اب تمھاری بھی تعریفیں شروع ہونے لگی تھی۔ بھائی تم سے دور رہتے مگر تم مجھے بہت اچھی لگتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جاہا میں نے بھائی کو اپنے ہم قدم نہیں پایا ہمیشہ وہاں تم نے مجھے سہارا دیا منو۔ مگر اب تمہیں اپنا سہارا دینے کا سوچ کر ٹوٹ رہا ہوں۔

جب جب میں زندگی میں لڑکھڑایا تم نے اپنا چھوٹا بھائی سمجھ کر مجھے ہمیشہ سنبھالا مگر اب تُمہیں لڑکھڑاتا دیکھوں گا تو ٹوٹ جاؤ گا یار۔

جب ہم ساتھ پیکنک پر جاتے تو تم بہت شرارتیں کرتی اور بھائی کو بہت غصہ آتا مگر بابا کے دوست کی بیٹی ہونے کی حیثیت سے بھائی کے جلال سے تم ہمیشہ بچی رہتی۔"

حدیم زور سے ہنسا۔۔زور سے۔۔اور پھر وہ رو پڑا۔زور زور سے۔۔

"تب تم بھائی کے جلال سے بچ گئی تھی منو۔۔ مگر اب بھائی کی محبت نے تمہیں کہی کا نہیں چھوڑا۔"

"کاش وقت بدل سکتا۔۔کاش حالات بدل سکتے۔۔کاش بھائی کبھی تمھاری زندگی میں آئے ہی نا ہوتے۔کاش تم لوگوں کا کوئی بندھن نا ہوتا۔کاش ہماری زندگی میں سیاہ گیدڑ کا نام و نشان نا ہوتا۔کاش۔۔۔کاش۔۔۔کاش!" وہ گھٹ گھٹ کر رونے لگا تھا۔ مگر افسوس اُس کے آنسوں پونچھنے والی ہر چیز سے بیگانہ پڑی تھی۔

"تم جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ منو۔۔میں تُمہیں اب کبھی کسی کو تُمہیں دکھ دینے کا حق نہیں دوں گا۔التمش انصاری کو بھی نہیں!

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تمہیں اس حالت میں پہنچانے والوں کو میں کبھی سکون نہیں لینے دوں گا چاہے اس کے لیے مجھے اپنے بھائی کے خلاف جانا پڑے۔

بھائی تو سب کے سانجھے ہوتے ہیں مگر بہنوں کے لیے موت تک قبول کی جاسکتی ہے۔"

اب وہ نرمی سے منہل کے اوپر چادر سہی کر رہا تھا۔اُس کی آنکھیں آہستہ آہستہ خشک ہوتی جارہی تھی۔۔اور شاید سرد بھی۔ مگر کمرے کے باہر کھڑے التمش کی آنکھوں میں تو کوئی تاثر ہی نہیں بچا تھا۔۔ہاں بس پلکوں کی بار اور رخسار پر نمی سی موجود تھی۔وہ جس خاموشی سے آیا تھا اُسی خاموشی کے ساتھ واپس لوٹ گیا۔اندر بیٹھا حدیم اب اُس کے زخم زدہ ہاتھ کے قریب ہی اپنا سر رکھتا غنودگی میں جانے لگا۔۔ساتھ ایک حسرت ابھی بھی باقی تھی۔

"کاش منو تم پہلے جیسی ہو جاؤ۔۔ہائے کاش!"

وہ خدا کی رحمت سے ناامید نہیں تھا۔وہ جانتا تھا کہ سب جلد ٹھیک ہو جائے گا۔ مگر کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہے جو روپ بدل لیتی ہے مگر کبھی ٹھیک نہیں ہوتی۔۔وہ جیسی بن جاتی ہے اُنھیں اُسی طرح قبول کرنا پڑتا ہے۔اور قبولیت تھوڑا وقت تو مانگتی ہے نا!

☆ ☆☆

رات تو جیسے آج ڈھلنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ہوائیں بار بار اپنا رخ بدل کر درختوں کے پتوں کو جیسے جھومنے کا موقع دے رہی تھی۔ جعفری صاحب سفید رنگ کے شب خوابی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے لباس میں بیڈ پر ٹانگیں سیدھی کیے لیٹے تھے۔ہاتھوں میں ایک چھوٹا سا فریم تھا۔فریم میں ایک خوبصورت سی تصویر۔۔مگر ایک خطا کی کہانی میں کچھ معمول پر ہو۔۔کیسے ہو سکتا ہے؟؟

سیاہ محل کی طرح جعفری صاحب کا چہرہ بھی سیاہ پڑ رہا تھا۔اُن کے ہاتھ کانپے۔فریم پر اُن کی گرفت ڈھیلی پڑی۔وہ فرش پر جا گرا۔ٹوٹے شیشے کے پار نظر آتی تصویر جس میں وہ انوشے بیگم, لڑکپن کو چھوتی نیمل اور المیر ایک ساتھ کھڑے تھے۔وہ تصویر دیکھنے میں ایسے معلوم ہوتی جیسے کسی پارٹی میں لی گئی ہو۔سب کے چہرے مسکرا رہے تھے۔وہ تصویر مکمل معلوم ہو رہی تھی۔ایک پرفیکٹ فیملی کی تصویر۔مگر افراد تو مکمل نا تھے۔۔صد افسوس ادا صعم جعفری تو اُس تصویر میں کہی نہیں تھا۔ناجائزوں کو دنیا میں لے آؤ۔۔فیملی میں لایا ہی کب جاتا ہے؟

جعفری صاحب اپنا سینا مسلتے ہوئے دائیں جانب جھکے۔سائڈ ٹیبل کی دراز سے کچھ آدویات کی ڈبیاں نکالی۔اُن میں سے دو تین گولیاں نکال کر بغیر پانی کے پھانک لی۔ٹوٹے کانچ کی پرواہ کیے بغیر فریم کو نیچے فرش سے اٹھا کر بیڈ پر رکھا۔چند گہرے گہرے سانس لے کر آنکھیں موندی۔لمحے بیتتے چلے گئے۔فون کی چنگارتی آواز نے آنکھوں پر گرے پردے اٹھانے کی ہمت دی۔

فون کرنے والے کے نام پر دھیان دیے بغیر کان سے لگایا۔

"ہاں عاصم۔۔کیا خبر ہے؟"الٹے ہاتھ سے جمائی روکتے وہ پوچھنے لگے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سر انوشے میم کی حرکات میں کچھ بھی مشکوک نہیں ہے۔ پچھلے کچھ مہینوں سے اُن کی روٹین بہت آسان سی جا رہی ہے۔ گھر۔۔مال۔۔جم اور پھر گھر۔

ایک دو مرتبہ وہ سیلون گئی تھی۔ میں نے ہر طرح سے چھان بین کی ہے۔ سب کلیئر ہے۔"

"ہمم ٹھیک ہے۔ اپنی چھان بین پھر بھی جاری رکھنا۔" حکم صادر کرتے وہ کچھ آلسی پن سے بولے۔ گولیوں نے اثر دیکھانا شروع کر دیا تھا۔

"سر.. سر سب کچھ کلیئر ہے تو ہم میم کی ڈوز روک نہیں سکتے۔ جس مقدار میں ان کو ڈوز دی جا رہی ہے وہ نیم پاگل ہو چکی ہے۔" عاصم نے ڈرتے ڈرتے استعفار کیا۔ اُس کی بات پر جعفری صاحب کی آنکھیں پوری کھلی۔ پھر وہ عجیب پاگلوں کی طرح ہنسنے لگے۔

"یہ دنیا عقلمندوں کے لیے ہیں بھی نہیں عاصم۔ ساری بات اس ذہانت کی ہی تو ہوتی ہے۔ اسی کا غلط استعمال انسان کے ابلیس بننے کی وجہ ہوتی ہے۔ اور اگر یہی ابلیس چالاک ہونے کی بجائے ذہین ہوتا تو آج ابلیس نہیں عزازیل ہوتا۔

اُسے پاگل بنا کر میں اس دنیا کو اُس کے لیے آسان بنا۔۔۔ر۔۔ہا۔۔ہ۔۔و۔"

وہ آہستہ آہستہ غنودگی میں جاتے جا رہے تھے۔ ایسے معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ اپنے حواس کھو رہے ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا تمہیں واقعی لگتا ہے کہ وہ گولیاں صرف نیند کی گولیاں تھی؟

☆ ☆☆

جب ملاقاتیں طے نہ ہو تو کبھی کبھی ملنا مقدر بدل دیتا ہے۔اُس کی آنکھیں بے یقین سی تھی۔ملاقات ہونے والی تھی۔پانچ سال بعد! جدائی ختم ہو رہی تھی۔شناسائی اُبھرنے والی تھی۔ہر بڑھتے قدم کے ساتھ دل کی دھڑکنیں بھی بڑھتی چلی جا رہی تھی۔وہ گلابی رنگ کی شلوار قمیض میں ملبوس خود کو سیاہ چادر سے ڈھانپے ہوئے تھی۔وہ پہلے جیسی ہو کر بھی ویسی نہیں رہی تھی۔ایک کندھے پر سیاہ ہی بیگ کو لٹکائے دوسرے ہاتھ میں ایک ننھا سا ہاتھ تھام رکھا تھا۔ماں کے ہاتھ میں ہاتھ دیے وہ بچی کچھ بے چین سی تھی۔بار بار تجسس کے مارے ہاتھ چھوڑا کے آگے کو بھاگتی اپنی ماں کو پریشان کرنے میں مصروف ہو جاتی۔ہر مرتبہ اُس کی ماں اُسے تھوڑا سا ڈانٹ کر گلے لگا لیتی پھر چلنے لگتی۔دفعتاً وہ رکی۔ہسپتال کی راہداری میں رش بھرتا گیا۔اُس نے کندھے سے لگے بیگ میں ہاتھ مارا۔اپنا موبائل فون نکالتے اُس نے کسی کا نمبر ملایا۔دوسری ہی بیل پر فون اٹھا لیا گیا تھا۔دونوں اطراف میں خاموشی تھی۔صدیوں کی مسافت تھی۔۔اتنی جلدی طے نہیں ہو سکتی تھی۔سنیہا نے اپنے ساتھ کھڑی اپنی پانچ سالہ انیسہ کو دیکھا۔وہ بچی ٹکر ٹکر اپنی ماں کی ہی جانب دیکھ رہی تھی۔پھر اُس بچی نے اپنی ماں کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لبوں کو ہلتے ہوئے محسوس کیا۔ وہ مقابل سے کچھ کہہ رہی تھی۔ لبوں میں سے الفاظ نکلنے کے ساتھ ساتھ آنکھوں سے آنسوں بھی جاری ہونے لگے۔ مقابل موجود حدیم کے بتائے گئے وارڈ کے سامنے رُک کر اُس نے فون بند کیا۔ گہری سانس لی۔ چھوٹی انیسہ بھی اپنی ماں کو دروازے کی طرف تکتا پا کر تجسس لیے آگے بڑھنے لگی۔ سنیہا روئی روئی آنکھوں سے اُسے روک کر گود میں اُٹھا گئی۔ انیسہ نے خفگی سے اپنی ماں کو دیکھا۔ تھوڑی سی مزاحمت کی کہ اب بڑی ہوتی اولاد کو گود میں نا اٹھایا جائے اور بس ماں کی ایک گھوری سے ساری مزاحمت ترک ہو گئی۔ سنیہا کے دل کا بوجھ جیسے سرکتا گیا۔ اُس نے جو کھویا تھا اُس کی اذیت کی پیمائش کرنا ممکن نا تھا۔ مگر اس نے جو پایا تھا اُس کا کوئی نعم البدل بھی نہ تھا۔ دل ہلکا ہوتا گیا۔ آنکھیں نرم ہوتی گی۔ یادیں تازہ ہوتی گی۔ حوصلے بڑھتے گئے۔ ہمت جمع ہوتی گئی۔ اُس نے دروازہ کھولنے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ وہ بغیر آواز پیدا کیے کھلتا گیا۔ دروازے کو کھولتا اُس کا ہاتھ ساکت ہُوا۔ باہر نکلتا التمش بھی اپنی جگہ منجمد سا ہو گیا۔ راہداری میں لگے رش سے جیسے کوئی فرق نا پڑا۔ فضا بھی ساکت ہو گئی۔ وقت تھم گیا۔ دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئی یا رُک گئی فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا۔ سنیہا کے سامنے وہ شخص کھڑا تھا جو اُسے سب سے زیادہ پیارا تھا۔ التمش کے سامنے وہ شخصیت کھڑی تھی جس کے بغیر زندگی تصور کرنے سے آسان مرنا تھا۔ لمحے گزرتے گئے۔ وہ بچی کبھی اپنی ماں کو دیکھتی تو کبھی اُس کی آنکھوں کے تعاقب میں کھڑے شخص کو۔ دونوں اپنے اِرد گرد سے نے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نیاز کھڑے تھے۔ پھر اُن کی آنکھوں میں تاثر بدلتے گئے۔ایک کی آنکھوں میں بے یقینی, حزن, ملال, رنج, شکوہ۔۔

اور دوسرے کی آنکھ میں شرمندگی, نمی, محبت, گلٹ۔۔

سنیہا کی آنکھیں خشک ہوئی۔۔التمش کی آنکھوں میں نمی در آئی۔کچھ تھا جو بدل گیا تھا۔۔دونوں کے تاثر۔۔وہ بدل گئے تھے۔کیا ایک خطا کی کہانی کے مطابق سنیہا کی آنکھوں نے شرمندگی, گلٹ اور محبت نہیں ہونی چاہیے تھی اور التمش کی آنکھوں میں شکوہ اور رنج؟؟

ان بدلتے تاثر کے علاوہ بھی کچھ تھا جو بدل چُکا تھا۔

اُس کی آنکھوں میں موجود شکووہ کی تاب نالاتے ہوئے التمش نظریں چراتا باہر نِکل گیا۔سنیہا چند لمحے اُس کی پشت کو دیکھتی رہی۔صدیوں کی مسافت تھی اُنکے درمیان۔۔اتنی جلدی طے نہیں ہو سکتی تھی۔اندر بیٹھی اماں بی کی بے یقین نظریں تو جیسے پتھرا سی گئی۔اُن پر نظر پڑتے ہی سنیہا جیسے ایک مرتبہ پھر ٹوٹ گئی۔اندر لے جاتے انیسہ کو فوراً گود سے اُتار کر اپنی اماں بی کی طرف لپکی۔دونوں کا ضبط کمال تھا۔دونوں کی آنکھوں میں آنسوں جاری تھے۔انیسہ کونے میں پڑے صوفے پر بیٹھے حدیم کی طرف بڑھی۔اُسی کے انداز میں صوفے پر ٹانگیں لٹکا کر بیٹھ گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ماموں بھانجی کی نظریں ملی۔دونوں کی طرف سے مسکراہٹ پاس کی گئی۔پھر دونوں کی نظروں نے ایک ساتھ سامنے کی طرف کا منظر دیکھا۔

بھورے خفیف ہاتھ اب تک تحفظ اور محبت کا احساس دے رہے تھے۔اب وہ دونوں منہل کی جانب متوجہ تھے۔سنیہا پٹیوں سے لپٹے اُس کے ہاتھ کو پکڑے رو رہی تھی۔اُسے محسوس کر رہی تھی۔اُس کا شکریہ ادا کر رہی تھی۔اُس کے جلد اٹھنے کی اُمید کا دامن ہاتھ میں پکڑے اُس کے لیے دعا گو تھی۔لمحے گزرتے گئے۔شناسائی کی رمق لوٹنے لگی۔اماں بی سنیہا کو گلے لگائے اُس کا بار بار ماتھا چوم رہی تھی۔اُس کے چہرے پر ہاتھ پھیر کر جیسے اُس کی موجودگی کا یقین کر رہی ہو۔سنیہا بار بار اُن کے ہاتھوں کو ہونٹوں سے لگا کر اپنی موجودگی کا یقین دلاتی۔۔تھوڑی پر ہتھیلی ٹکائے وہ دونوں ماموں بھانجی اُس منظر کو دیکھتے منہ پھلا گئے۔اُن دونوں کی تو کسی کو پرواہ ہی نہیں تھی۔ظلم یہ کہ دونوں مائیں اپنے اپنے بچوں کو ملتے ہی بھول گئی تھی۔دونوں کے گال خفگی سے سُرخ ہو گئے۔انیسہ نے حدیم کی جانب دیکھا۔۔حدیم نے بھی اپنی زبردستی کی بھانجی کو دیکھا۔۔دونوں کی آنکھوں میں شرارت چمکی۔آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارے کیے گئے۔کچھ جتایا گیا۔لمحے گزرے۔سنیہا بے اختیار ہنسی۔اپنے آنسوں پونچھ کر وہ اٹھی۔اُنہوں نے دیکھا کہ وہ اماں بی کو کچھ بتا رہی تھی۔سر پر ہاتھ مارتے وہ اُن کی طرف اشارہ کرتے آگے آتی گئی۔پھر صوفے کے پاس پہنچتے اُس نے انیسہ کو گود میں اٹھایا۔وہ یقیناً اُسے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اماں بی سے ملوانے لے کر جا رہی تھی۔ بچی کی آنکھوں کی چمک بڑھی۔ چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے سامنے بیٹھے مرد کو کچھ جتایا گیا۔۔ جیسے اپنی جیت پر غور کرنے کو کہا گیا ہو۔ جیسے اُسے بتا رہی ہو کہ سب سے پہلے مجھے توجہ ملے گی۔ صوفے پر بیٹھا شخص تھکان سے مسکرایا۔اُس وقت وہ ماموں بھانجی پرفیکٹ duo لگے۔"A perfect bond" کیا اتنی انسیت پہلی ملاقات میں ہو سکتی تھی؟؟ یا کچھ تھا جو ابھی پوشیدہ تھا؟ جیسے کچھ ادھوری ملاقاتیں!

☆ ☆☆

"وہ اس لیے نہیں مرا کہ اس کی پیٹھ میں چھرا گھونپا گیا تھا۔۔

بل کہ اس لیے مرا۔۔ کیوں کہ وہ مڑ کر قاتِل محبوب کو پہچان گیا تھا۔"

وہ ہر روز کی طرح آج بھی اُس ڈائری کو متاحیات کی طرح سنبھال کر کھولے ہوئے تھی۔ بار بار اُس ڈائری کے آخری صحفے پر لکھی اُس سطر کو پڑھتی اور کچھ بے چین سی ہو جاتی۔ وہ کوئی عام سطر نہیں تھی۔ کچھ خاص اور عجیب تھا اُس میں۔ اُس کے الفاظ ایسے کہ جیسے کسی راستے کا تعین کر رہی ہو۔ ایک ایسا راستہ جس کے ہر موڑ پر کوئی راز سا جڑا تھا۔ ہر بار کی طرح وہ اس بار بھی سوچ کے تانے بانے جوڑنے لگی۔ کڑیاں ملانے لگی۔ مگر کچھ تھا جو پوشیدہ تھا۔ کچھ کڑیاں تھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جو اپنی جگہ پر ہو کر بھی صحیح مقام پر نا تھی۔ کچھ کڑیاں تھی جو بظاھر تو مکمل تھی مگر کچھ ادھورا سا تھا۔

نیمل نے ان الفاظوں کو دہرایا۔

"وہ اس لیے نہیں مرا کہ اس کی پیٹھ میں چھڑا گھونپا گیا تھا۔۔

بل کہ اس لیے مرا۔۔ کیوں کہ وہ مڑ کر قاتِل محبوب کو پہچان گیا تھا۔"

ایک مرتبہ۔۔ پھر دو مرتبہ۔۔ پھر تین مرتبہ اور پھر کئی مرتبہ۔

پھر اس نے ایک لمحے کا توقف لیا۔ یادیں ملانے لگی۔ کڑیوں سے اُلجھے کا کھیل ایک مرتبہ پھر شروع ہوا۔ پھر وہ رکی۔ شاید وہ کسی راستے کو پہچان رہی تھی۔

اس نے سطر کے آخری حصے کو دوبارہ سے پڑھا۔

"قاتِل محبوب کو پہچان گیا تھا۔"

"مطلب جو کوئی بھی مجرم ہے بھائی اُسے پہچانتا تھا۔ مطلب کوئی جس سے اس کی جان پہچان تھی۔"

پھر اس نے پہلے حصے کو دہرایا۔

"وہ اس لیے نہیں مرا کہ اس کی پیٹھ میں چھڑا گھونپا گیا تھا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چھڑا۔۔پیٹھ میں۔۔مطلب کہ غداری۔۔نہیں۔۔نہیں ہم غلط موڑ پر جا رہے ہیں۔ایک منٹ۔۔"

وہ رکی۔کُرسی سے ٹیک لگائے اپنی آنکھوں کو مسلا۔چند گہری سانسیں لی اور پھر سے ڈائری پر جھکی۔

"وہ غداری سے نہیں مرا۔بل کہ جس نے غداری کی اُس کو دیکھ کر شکست زدہ ہوا۔"

"مطلب کہ وہ شخص اتنی اہمیت رکھتا تھا کہ اُس کی غداری تکلیف دیتی۔"

"کس پر بھروسہ ٹوٹے تو بہت تکلیف ہوتی ہے؟؟"

اس نے آنکھیں بند کی۔آنکھوں کے پردوں پر جعفری صاحب کا عکس نظر آیا۔۔اُس کے باپ کا۔آنکھوں کے دریچوں پر وہ لمحہ گزرا جب وہ تکلیف میں تھی۔بے حد تکلیف میں اور وجہ اُس کا باپ تھا۔اُس کا دل ٹوٹا تھا۔آنکھیں کھولی گئی۔

"سب سے زیادہ تکلیف تب ہوتی ہے جب وہ اُس شخص کی طرف سے ملے جِس کی طرف سے تکلیف ملنے کا وہم تک نہ ہو۔"

"اور بھائی کو کس سے تکلیف نہیں مل سکتی تھی جس پر انھیں بھروسہ تھا؟؟"بس اس جگہ آکر وہ ہر بار کی طرح ٹھٹک گئی۔سب سے مشکل کڑی یہی ہی تو تھی جو کہی بھی جڑ نہیں پا رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سب کو بھروسہ ہوتا ہے کہ اُس کے اپنوں کی طرف سے اُس کو تکلیف نہیں ملے گی ۔۔ مگر بھائی کو تو اپنوں کی طرف سے ہمیشہ تکلیف ملی تھی۔ وہ تو سب سے یہ امید کر سکتے تھے۔ موم, ڈیڈ, اُن کے دوست کی طرف سے جب انہوں نے ان کے نام پر سوال کیا, المیر تو بچہ ہے اُس کی طرف سے بھی نہیں۔۔ اُن کی محبت۔۔ اُن کی rühum۔ جب اُس نے چھوڑا ۔سب نے تکلیف دی۔۔ ان سب کے علاوہ کون بھائی کو عزیز ہو سکتا ہے ؟؟

بہت الجھنیں تھی۔ بہت جھمیلے تھے۔ تلاش کی راہیں ہموار ہر گز نہ تھی۔ ہی قدم پر کنکر ہی کنکر۔

نیمل کے سر میں شدید درد سا اُٹھا۔ مگر وہ پہلے کی طرح اب بھی پہلیوں میں اُلجھتی رہی۔ وہ اس درد کی عادی ہو چکی تھی۔ اب راحت یا تو بھائی کے ملنے پر ملتی یا تو قبر کے۔ اُسے ابھی آرام نہیں کرنا تھا۔ بہت کچھ تھا جو اپنے تلاشے جانے کی آس لگائے اُس کی راہ تکتے جا رہے تھے۔

☆ ☆☆

اگلی صبح کچھ پر سکون سی تھی۔ نیلا آسمان۔۔ سورج سے نکلتی ہلکی سی دھوپ۔۔ فضا میں رقص کرتی ہوائیں۔۔ آج ماحول میں کچھ امن سا تھا۔ مگر وہ کتنی دیر رہتا ہے اس کا اندازہ کون

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہی لگا سکتا تھا۔ یہ ایک اوپن کیفے کا منظر تھا۔اُس کیفے کا طرز بہت عمدہ اور بیک وقت بہت سادہ سا تھا۔ براؤن اور کریم رنگ کے تھیم سے رنگی دیواریں بہت بھلی سی معلوم ہو رہی تھی۔ لکڑیوں کی کُرسی اور میز سجائے مالک گرم گرم چائے کے ساتھ تازہ بسکٹ رکھتا لوگوں کا دل جیت رہا تھا۔ایسی ہی ایک لکڑی کے میز کے اعتراف میں گامزن کرسیوں پر وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے تھے۔

محبوب آمنے سامنے ہو, درمیان میں بھاپ اڑاتے چائے کے دو کپ۔۔ کیا اس سے بھی سُہانی اور خوبصورت ملاقات ہو سکتی تھی؟۔اذلان نے دل میں سوال کیا۔ مگر شاید مقابل کا دل اس کا جواب جلد دینے والا تھا۔

نیمل اس وقت رات سے قدرے بہتر نظر آ رہی تھی۔پستہ رنگ کے سوٹ کے ساتھ ہم رنگ دوپٹہ اوڑھے جانے کیوں وہ کچھ پر سکون سی تھی۔ وہ خاموشی سے ارد گرد دیکھتے ہوئے کچھ سوچ رہی تھی۔اذلان نے سامنے پڑے چائے کے کپ کو لبوں سے لگایا۔اُس کی نظریں خاموش بیٹھی نیمل پر ہی تھی۔ گلہ کھنکھار کر سامنے کی طرف اشارہ کرتے کچھ احساس دلایا گیا۔

"چائے۔"

نیمل چونکی۔ معذرت خواہ نظروں سے دیکھتے وہ کچھ سیدھی ہو کر بیٹھی۔ میز پر پڑے چائے کے کپ کو ہاتھ میں لیا۔ گرم گرم چائے کا ہلکا میٹھا اور کھلا کھلا ذائقہ حلق میں انڈیلا۔ غیر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ارادی طور پر نظریں اپنے سامنے بیٹھے اذلان پر گئی جو اُسی کو دیکھنے میں مصروف تھا۔وہ کچھ جھجھکی۔

"میں ماں کو ہمارے نکاح کے بارے میں بتا چکا ہوں۔"اُس پر نظریں ٹکائے اذلان نے ایک بم سا تھا جو نیمل پر پھوڑا تھا۔اُسے بے اختیار کھانسی کا دورہ پڑا۔اتنی غیر متوقع بات۔۔کم از کم نیمل نے اس بات کی توقع نہیں کی تھی۔

"مگر۔۔۔اتنی۔۔جلدی۔"منہ پر ہاتھ رکھتے کھانسی کے دوران اُس نے سوال کیا۔وہ ابھی تک ہضم نہیں کر پا رہی تھی جو اذلان نے اس سے کہا۔

"جلدی تو نہیں تھی۔۔ایک ہفتے سے زیادہ وقت ہو چکا ہے نکاح کو۔کچھ شرائط پر ہی سہی مگر نکاح ایک بہت بڑی بات ہوتی ہے۔اور یہ بات تم بھی جانتی ہو اور میں بھی کہ اس نکاح میں حالات کے علاوہ دلوں کا بھی کردار رہا ہے۔تو مجھے کوئی وجہ سمجھ نہیں آئی کہ میں نا بتاتا۔"

نیمل کو اذلان سے اتنی صاف گوئی کی اُمید ہر گز نہ تھی۔اس کا چہرہ پل میں سُرخ ہوا۔

"دل کی بات تو میری طرف سے تھی۔۔آپ کی طرف سے تو حالات ہی بہانہ تھے۔"جانے اس کے دل میں کیا سمائی کہ وہ یہ بات کر بیٹھی۔

"تم جانتے بوجھتے کیوں انجان بن رہی ہو؟"نیمل نے کراہ کے آنکھیں بند کی۔یہ انسان اتنا منتقم مزاج کیوں تھا؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں کچھ بھی نہیں جانتی۔" وہ صاف انکاری ہوئی۔

"تم جانتی ہو کہ تم میری زندگی میں شروع سے کہی نا کہی موجود ضرور تھی۔" اتنا کھڑا جواب۔ بھئی پولیس آفیسر تھا۔ کسی کام میں گھبرا کیسے سکتا تھا۔

"تو پھر اس وقت انکار کیوں کیا؟" ناچاہنے کے باوجود بھی منہ سے شکوہ پھسلا۔

"منہ تو نہیں کیا تھا۔۔ کہا تو تھا کر لوں گا نکاح۔" چائے کے گھونٹ بھرتے صفائی دی گئی۔

"مگر ایک شرط کے ساتھ۔۔ اگر ایک سوال کا جواب مل گیا تو۔" نیمل نے بہت کچھ باور کروانا چاہا۔ اب کی بار اذلان خاموش رہا۔

"اور اس سوال کا جواب ڈھونڈنے میں مجھے پانچ سال لگے۔" اذلان کو ایسے لگا جیسے اُس کی آنکھوں میں نمی سی اُبھری تھی۔

"کچھ سوالوں کے جواب تلاشنے بہت مشکل اور تکلیف دہ ہو جاتے ہیں۔ مگر جب وہ مل جائے تو زندگی گزرنے کے ساتھ دل کے بوجھ ہلکے ہو جاتے ہیں۔" اُس کے لہجے میں سکون ہی سکون سا تھا۔ نیمل اُسے دیکھتی رہی۔ بے اختیار۔۔ بے انتہا۔

اذلان ہلکا سا مسکرایا۔ اُس کی مسکراہٹ بہت خوبصورت تھی۔

"آپ نے پوچھا تھا کہ خدا کو پالیا ہے؟" وہ ہلکا سا ہنسی۔ اُسے وہ وقت یاد آیا جب گراؤنڈ میں کھڑے اذلان نے اس سے یہ سوال پوچھا تھا۔ ماضی کی کتاب کھولتے وہ دونوں اُس کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پنوں کو پلٹ کر دیکھنے لگے۔وقت کی سوئیاں مخالف سمت گھومتی گئی۔پنے پلٹتے گئے۔لندن کی یونیورسٹی کے وسیع گراؤنڈ کا منظر واضح ہُوا جاہاوہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے تھے۔

"نکاح؟؟؟"کچھ لمحے بعد سکتا ٹوٹا تو دونوں کے منہ سے بیک وقت ایک ہی لفظ نکلا۔

"ٹھیک ہے کرلوں گا۔"اوراب یہ لمحہ تھاجب نیمل جعفری کا دل ساکت ہونے کو بے تاب تھا۔

"واقعی؟"مقابل کا حیرت سے برا حال تھا۔

"مگر پہلے ایک سوال پوچھنا چاہوں گا۔۔اجازت ہے؟"جواب کے ساتھ سوال بھی کیا گیا۔

"جی۔۔پو۔۔پوچھیے۔"اب کی بار اس کی زبان لڑکھڑائی۔۔انجانے سے اندیشوں نے دل کو آگھیرا۔

"تمھارے پاس ایسا کیا ہے جو تم مجھے دے سکو۔"اُس کا سوال بہت عجیب سا تھا۔پر نیمل کو کچھ آسان سا لگا۔محبت مل رہی تھی چاہے کچھ بھی جاتا۔

"سب کچھ ہے میرے پاس۔۔کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔"کچھ اترا کر جواب دیا۔اذلان چند ثانئے اُسے دیکھتا رہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا نیمل جعفری کے پاس خدا ہے؟" اور یہاں نیمل کا چہرہ بخلت سے سفید ہُوا۔ کچھ تھا جو اُس کے دل میں بہت چبھا تھا۔ وہ کچھ نا سمجھی میں خالی خالی نظروں سے دیکھتی رہی۔

"کیا نیمل جعفری نے خُدا کو پالیا ہے؟" سوال ایک ہی رہا۔ الفاظوں کا چناؤ بدل گیا تھا۔ وہ چند لمحے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے جواب کا انتظار کرتا رہا۔ پھر وہ بولا تو لہجہ حتمی تھا۔

"جب تمھارے پاس میرے سوال کا جواب ہو گا تو میں تم سے نکاح کر لوں گا۔ فوراً۔ بغیر کسی مشکل کی پرواہ کیے بغیر۔"

پھر وہ اٹھا اور گراؤنڈ سے نکلتا چلا گیا۔ پیچھے نیمل گنگ سکتے کی حالت میں کھڑی رہ گئی۔ اُس کے پاس جواب نہیں تھا۔ بس سوال تھا۔ "کیا اُس نے خدا کو پالیا تھا؟"

"مگر پایا تو اُنہیں جاتا ہے جو کبھی ملے نا ہو یا کھو گیے ہو۔ تو کیا وہ خدا کو کھو بیٹھی تھی؟"

بہت سوال تھے اُس کے ذہن میں جن کا جواب وہ اپنے ضمیر سے طلب کر رہی تھی۔ مگر ہر سوال کے جواب کے کھلنے کا ایک سہی وقت ہوتا ہے۔

اس رات اُس نے بہت سوچا۔ بہت زیادہ۔۔ ہر پہلوں سے۔ اُس نے اقصٰی سے پوچھا۔ "کیا نماز نہ پڑھنے سے خدا بھول جاتا ہے؟" مگر اُسے اپنے سوال کا جواب نا ملا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رات ڈھلتی گئی۔وقت گزرتا گیا۔آگلی صبح اُس کے لیے اپنے ساتھ بہت سوالات لائی تھی۔ڈھیلے ڈھیلے سے انداز میں وہ اٹھی۔اور کلاسز لینے کے لیے تیار ہوئی۔اُس کی سُرخ ہوتی آنکھیں رات بے چین رہنے کی گواہی دیتی تھی۔

پہلی کلاس سے فارغ ہوتے ہی وہ کافیٹریا کی جانب بڑھی۔پھر لائبریری کی طرف۔۔پھر گراونڈ کی طرف مگر وہ کہی نہیں ملا جس کی اُسے تلاش تھی۔

یک دم پیچھے سے آنے والی اپنے نام کی پکار پر وہ مڑی۔اقصٰی ہانپتے ہوئے اُس کی طرف آ رہی تھی۔اُس کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا۔نیمل کے پاس پہنچتے اُس نے وہ کاغذ اُس کی طرف بڑھایا۔اقصٰی کی آنکھوں میں شوخی پن اور شرارت دیکھ وہ اُلجھی۔بند کاغذ کو ہاتھ میں پکڑ کر سوالیہ نظریں اُس پر ٹکائی۔

"وہ فیوچر کا آفیسر جانے سے پہلے تمھارے لیے دے کر گیا ہے۔" لہجے میں شوخی تھی۔نیمل نے تیزی سے دھڑکتے دل کے ساتھ اُسے کھولنے لگی۔اُس کی جلد بازی کو کوئی اور ہی رنگ دیتی اقصٰی شرارت سے چھیڑنے لگی مگر اس جلد بازی کی وجہ نیمل کے ساتھ اس کی ہوئی آخری گفتگو تھی۔پھر وہ ٹھہری۔ایک نظر اقصٰی کو دیکھا جو بہت تجسس سے اُس کاغذ کو پڑھنے کے لیے بے تاب نظر آ رہی تھی۔اُس نے کاغذ کو دوبارہ سے تہ کرتے اپنے بستے میں ڈالا۔اُسے اقصٰی کے سامنے نہیں کھونا چاہتی تھی۔کچھ عجیب سا خوف تھا جو اُس کے دل میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ڈیرے ڈالے ہوئے تھا۔اقصٰی نے اُسے کاغذ کھولنے پر زور دینا چاہا مگر اگلی کلاس کے شروع ہونے کی وجہ سے بعد میں بات کرنے کو ترجیح دی۔نیمل نے بھی کچھ سکون کا سانس لیا۔پھر کسی خیال کے تحت وہ ٹھٹکی۔

"آفیسر صاحب کہی گئے ہیں۔۔تم نے ابھی کہا جانے سے پہلے۔"کلاس روم کے دروازے کے قریب پہنچتے اُس نے سوال کیا۔اُس کے لہجے میں بے چینی سی تھی۔

"ہاں پاکستان۔"اقصٰی کہتی کلاس میں داخل ہو گئی۔جب کہ وہ شل کھڑی رہ گئی۔

"پاکستان۔۔"

اقصٰی اُسے بتا رہی تھی کہ اس کے گھر میں کچھ مسئلہ ہو گیا ہے۔۔اذلان کی ایک گروپ فیلو نے بتایا کہ اُسے جلد واپس جانا پڑا۔اور یہ کاغذ تمہیں دینے کے لیے کہا تھا۔وہ اور بھی کچھ بتا رہی تھی مگر نیمل سکتے کو جیسے کچھ سنائی نہیں دیا۔لندن شہر اُسے خالی خالی سا لگنے لگا۔وہ اقصٰی سے معذرت کرتے ہوئے اپنے ہوسٹل کی جانب بھاگی پیچھے اقصٰی نا سمجھی میں ارے ارے ہی کرتی رہ گئی۔

وہ تیزی سے اپنے کمرے کی جانب آئی۔دروازے کو زور سے بند کرتے بیڈ کی جانب بڑھی۔تیزی سے اپنے بیگ میں سے کاغذ کو نکال کر کانپتے ہاتھوں سے اُسے کھولا۔

تحریر پڑھتے جانے کیوں اُس کی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کسی کو دنیا میں آتے ساتھ ہی خدا نہیں مل جاتا۔ہر کسی کو اپنے خُدا کو ڈھونڈھنا پڑتا ہے۔اُسے پانا پڑتا ہے۔اپنے خدا کو جاننا پڑتا ہے۔اور یہ جان پہچان کے راستے انسان کو بہت کچھ سیکھا دیتے ہیں۔ایسے سبق جو انسان کبھی بھی نہیں بھول سکتا۔جب انسان اپنے خدا کو جاننے کی راہ میں نکلتا ہے تو اسے بہت سی اذیتوں اور زخموں سے گزرنا پڑتا ہے اتنا کہ روح کرچی کرچی ہو جائے مگر پھر آخر میں انسان جو پاتا ہے نا وہ اپنا خدا ہے جو اُس سب سے بڑا ہے جس کو انسان عزیز رکھتا ہے اور پھر ان زخموں پر مرہم خود اللہ رکھتا ہے۔اور اللہ کی مرہم انسان کو دنیا اور آخرت دونوں میں سکون دیتی ہے۔"

"میری دعا ہے نیمل جعفری کہ اللہ تُمہیں ہر مشکلات میں صابر رکھے۔تمھارے دل کو جوڑے ایسے کہ کسی چیز کی کمی نہ رہے۔وہ تمھارے لیے آسانیاں پیدا کرے۔"

اس نے روتے ہوئے اُن الفاظوں کو پڑھا۔ایسے الفاظوں کو جو اُسے ساری زندگی حرف بہ حرف یاد رہنے والے تھے۔

یہ وہ تحریر شدہ کاغذ تھا جو آج بھی اس کی الماری میں بہت محفوظ کر کے رکھا گیا تھا۔ماضی کی داستان طویل سے طویل تر ہوتی جا رہی تھی اسی لیے داستان کے باقی پنوں کو پھر کسی موقعے پر نظر ثانی کرنے کے لیے چھوڑ کر وہ وقت کی گھڑی کو اپنی سوئیاں گھمانے سے بغیر رو کے حال میں واپس آتے گئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چائے سے اٹھتا دھواں غائب ہو چکا تھا مگر ان دونوں کی آنکھوں میں تاثر ابھی بھی وہی تھے۔اذلان خاموشی سے اُس کی زبانی دستان سنتا گیا۔نیمل خاموش سی ہوئی۔اُس پر جو گزرا تھا اُسے بیان کرنا مشکل تھا۔

چائے ٹھنڈی ہو چکی تھی۔بیرے کو ہاتھ کے اشارے سے گرم چائے لانے کا کہتا وہ بات کا سلسلہ جوڑنے لگا۔۔

"تو پھر تم نے خدا کو جاننے کے سفر میں سب سے پہلے کیا سیکھا؟"۔نیمل ہلکا سا مسکرائی۔چمکتی آنکھوں سے اُسے دیکھا۔

"سب سے پہلے میں نے دوستوں کی پہچان سیکھی۔"اُس کی مسکراہٹ زخمی تھی۔

"میں نے دیکھا کہ وہ جو صرف آپ کے حال میں آپ کا ساتھ دے وہ دوست نہیں ہوتا۔دوست وہ ہوتا ہے جو کے آپ کے ماضی کو جانتے ہوئے آپ کو جج نا کرے بل کہ اس میں ہوئی غلطیوں کے بارے میں بتائیں۔جو آپ کے مستقبل کو سنوارے۔ہر کام میں جو ساتھ دے وہ دوست نہیں ہوتا۔دوست وہ ہوتا ہے جو آپ کے صحیح کام میں آپ کا ساتھ دے اور آپ کی ناراضگی کی پرواہ کیے بغیر آپ کو غلط کام سے روکے۔دوستی خراب ہوتی ہے تو ہو مگر دوست برباد نہیں ہونا چاہیے۔جو آپ کی رہنمائی کرے۔جو آپ کی دنیا کے ساتھ آخرت کا بھی خیال کرے۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تلخ حقیقت بیان کرتی وہ اندر سے زخمی معلوم ہو رہی تھی۔اذلان نے اُسے ٹوکا نہیں اُسے بولنے دیا۔بیرے نے ٹرے میں رکھی گرم چائے میز پر رکھی اور ٹھنڈی چائے کے کپ اٹھا کر لے گیا۔نیمل خاموش ہو گئی۔۔یک دم ایک خیال کے تحت وہ رکی۔چہرے کا رنگ بدلنا شروع ہوا۔اُس کے انداز میں پریشانی واضح تھی۔اذلان نے اُلجھتے ہوئے رکنے کی وجہ جاننا چاہیں۔نیمل نے تھوک نگلا۔وہ بولی تو بہت پریشان معلوم ہوئی۔

"آپ کی ماں نے۔۔میرا مطلب۔۔انہوں نے کچھ کہا؟مطلب وہ ناراض تو ہو گی۔۔بغیر بتائیے نکاح۔"اُس نے کچھ جھجھک کر اپنی بات پوری کی۔ایڈوکیٹ نیمل جعفری اور یہ نیمل میں بہت فرق تھا کیوں کہ یہ نیمل اذلان شاہ میر تھی۔ایک لمحے کو تو اذلان اُسے دیکھتا رہا پھر دل کھول کر ہنس پڑا۔وہ اُسے دیکھ اُلجھی۔اُسے سمجھ نہ آیا کہ کوئی جوک سنایا تھا کیا؟

"ماں پہلے سے تمھارے بارے میں جانتی تھی۔"کندھے اُچکاتے گرم چائے کا کپ لیا گیا۔گھونٹ بھرتے ایک اور بم پھوڑا گیا۔گرم چائے واہ۔۔ٹھنڈی چائے بھی کوئی چائے ہوئی ؟ہونہہ!

دوسری طرف نیمل کو حیرت تھی کہ جانے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

"کب۔۔سے۔۔؟"حیرت کے مارے وہ بولنے سے قاصر تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جب میں نے تمھارے لیے خط لکھا تھا۔گھر کی وجہ سے پاکستان آنا پڑا۔کچھ دیر بعد میں انہیں سب بتا چُکا تھا۔"بس اب اور جھٹکے دیے بغیر اُس نے شرافت سے وضاحت دی۔

"اور اگر وہ آپ کو منع کر دیتی تو؟"خود کو حیرت سے نکال کر اس نے تجسس کے تحت پوچھا۔ساتھ ہی گرم گرم مائع حلق میں انڈیلا۔

"میں اُن کے وُجود کا حصہ ہوں۔وہ جانتی تھی کہ اگر میں نے ہاں کی تھی تو اس کے پیچھے کوئی وجہ ضرور ہو گی۔ایک ماں اپنی اولاد کے مان اور یقین کو توڑ کر کبھی اُسے تکلیف نہیں دے گی۔"نرم مسکراہٹ کے ساتھ اُس کے لہجے میں پیار ہی پیار تھا۔مائیں ہوتی ہی ایسی ہے۔اُن کا ذکر ہو اور لہجے میں نرمی نا ہو ممکن ہی نہیں ہے۔

نیمل کی آنکھوں میں نمی سی گزری۔اپنے بچپن سے لے کر اب تک کے تمام منظر اُس کی آنکھوں کے سامنے گزرے۔۔مگر اُن مناظر کو بھی اندھیرے کی لپیٹ میں دیکھ وہ اُداسی سے مسکرائی۔

"بہت پیار کرتے ہیں آفیسر صاحب اپنی ماں سے۔"وہ سوال تھا یا ستائش بھرا جملہ۔اذلان نے فقط مسکرانے پر اکتفا کیا۔پوری کائنات میں اُسے وہ الفاظ نہیں ملے جو اُس کی ماں کی محبت کو سہی سے بیان کر پاتے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اور آپ کے بہن بھائی؟" ایک عام لڑکی کی طرح وہ بھی اپنے شوہر کے ساتھ جڑے رشتوں کر بارے میں جاننے کی دلچسپی رکھتی تھی۔

"وہ تو میری پوری دنیا ہے۔"

"تو میں آپ کے لیے کیا ہوں؟" ہلکے پھلکے لہجے میں وہ سوال کرنے لگی۔ ہر عام سی لڑکی کی طرح وہ اپنے شوہر سے بھی اپنی اہمیت جاننے کی خواہش مند تھی۔ کہا کاغذی نکاح؟؟ نکاح تو نکاح تھا۔

You were the best decision Allah has written "

"in my fate

بہت سادگی سے کندھے اُچکا کر کہتا وہ دوبارہ سے چائے پینے لگا۔ نیمل چند ثانیے اُسے دیکھتی رہی۔ کتنی سادگی سے وہ اس کی ذات کو معتبر کر گیا تھا۔ پھر اُس کے دل نے گواہی دینا شروع کی۔

محبوب آمنے سامنے ہو, درمیان میں بھاپ اڑاتے چائے کے کپ اور ایک خوبصورت سا محبت کا اظہار۔ اس سے خوبصورت اور سہانی ملاقات نہیں ہو سکتی تھی۔ اب دل نے مقابل دل کو ایسا جواب دیا کہ اُسے اعتراف کرنا پڑا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

☆ ☆☆

چند مہینے بعد بھی وہ تہہ خانہ ویسا ہی وحشت ناک اور اس میں قید ادا صعم زخمی مگر پر اُمید۔ چہرے پر داڑھی کے ساتھ ساتھ زخم بھی بڑھتے جا رہے تھے۔ پورے جسم پر نیل اُس کے ساتھ ہوئے ظلم کی گواہی دیتے تھے۔ جسم نیلا اور کمزور ہوتا جا رہا تھا۔ اُس نے دھیرے سے اپنی آنکھیں کھولی۔ چاروں اطراف اپنی نظریں گھمائی۔ تہہ خانے کی دیواریں سفید مگر صاف تھی۔ وہ کوئی چھوٹی جگہ نہیں تھی بل کہ اس کا طرز بہت جدید تھا۔ وہ کوئی کھنڈر نما دھول مٹی میں گھیری جگہ نہیں بل کہ صاف ستھری سی وسیع جگہ تھی۔ ایک طرف زمین پر سفید رنگ کا بستر لگا ہُوا تھا اور اس کی پائندی کے ساتھ ایک زنجیر سی تھی جو اُس کے بائیں ہاتھ میں بندھی ہوئی تھی۔ زنجیر کی لمبائی اتنی تھی کہ وہ تہہ خانے کے تین چوتھائی حصے تک جا سکتا۔ بستر کی ایک طرف اِک میز پڑا تھا جس پر مختلف اقسام کی ادویات پڑی تھی۔ میز پر لوہے کی ایک تھال بھی موجود تھی جس میں پڑا کھانا اب ٹھنڈا ہو چُکا تھا۔ تہہ خانے کے ایک طرف اِک چھوٹا سا لوہے کی دیواروں سے بنا بیت خلا بھی موجود تھا۔ وہ بستر پر چت لیٹا اُس تہہ خانے کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے دائیں طرف کی دیوار پر شیشہ سا لگا تھا جس میں اُس کا بے حال ہوتا وُجود واضح تھا۔ مگر وہ کوئی معمولی شیشہ نہیں تھا۔ ادا صعم جانتا تھا کہ اُس شیشے کے پار ایک دیوار تھی۔ ایک لوہے کی دیوار۔ اور اُس کے بالکل ساتھ ایک جدید طرز کا بنا تالا جو کسی مخصوص انسان کے فنگر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پر نٹس پر ہی وہ اُس دیوار کو اوپر کی طرف کھولتا تھا۔بظاھر وہاں ایسی کوئی چیز نا تھی جو اُسے سزا دینے کے لئے استعمال ہوتی کیوں کہ ایک سزا سب سے بڑی تھی جس کے لیے کسی ہتھیار کی ضرورت نہیں پڑتی۔اور "تنہائی کی سزا" سے بڑی اور اذیت ناک کوئی سزا کیسے ہو سکتی تھی۔ماننا پڑے گا کہ بساط جس کے ہاتھ میں تھی وہ اعلیٰ کھلاڑی تھا۔

اس کے وُجود میں کوئی جنبش نا تھی۔جب اُس کی آنکھیں تھک گئی تو وہ اُنھیں موند گیا۔اچانک تہہ خانے میں ایک آواز سی گونجی۔ایک بھاری چیز اٹھنے کی آواز۔پھر ایک دروازہ کھلنے کی آواز۔ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے اُس تہہ خانے میں کوئی داخل ہوا ہو۔ادا صعم بغیر فرق لیے لیٹا رہا۔وہ جانتا تھا کہ آنے والا کون ہے۔وہ ان سب کا عادی ہو چکا تھا۔اور عادت سے مجبور اب بھی وہ ایک ہی جملہ بڑبڑایا۔

"یہ آپ نے اچھا نہیں کیا ڈیڈ۔۔"

آنے والا وُجود آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتا اُس کی طرف آنے لگا۔

بڑھتے قدموں کی چاپ سن کر ہر بار کی طرح اس نے ایک اور جملہ دہرایا۔

".Her kötülüğün bir sonu olmalı"

(ہر برائی کا اختتام ضرور ہوتا ہے)

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک بار۔۔دو بار۔۔۔ تین بار۔۔ مقابل کے بڑھتے ہر قدم کے ساتھ وہ ان الفاظوں کو دہراتا۔ قدموں کی چاپ اُس کے بہت نزدیک آچکی تھی۔ پھر اُس کے بالکل قریب۔ پھر اُس نے محسوس کیا کہ مقابل اُس کے قریب بیٹھ رہا ہے۔۔ وہ بغیر کوئی حرکت کیے آنکھیں موندے رہا۔ مقابل وُجود نے اس کے کان کے پاس بستر پر اپنا ہاتھ رکھا۔ سفید ہاتھوں میں پہنی انگوٹھی میں پیوست سُرخ نگینہ پوری آب وتاب سے چمکا۔ ہاتھوں کی سفیدی اور مخروطی انگلیوں کو دیکھ وہ وُجود کسی عورت کا معلوم ہوتا تھا۔ وہ عورت ادا صعم کے کان پر جُھکی۔

اپنے سرخی سے سجے ہونٹ اُس کے کان کے قریب لا کر ایک سرگوشی سی کی۔

"تمھاری ماں برائی نہیں ہے ادا صعم۔"

بس ایک سرگوشی! وہ ایک جھٹکے سے اپنی آنکھیں کھول بیٹھا۔

جاری ہے۔۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB